به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
از تصنیفات عاصی پر معاصی بندہ کمترین محمد حیات اللہ المتخلص به شاطر
کلیات
دیوان شاطر
بندہ عاصی پر معاصی کمترین ہیچمدان کے اہتمام و انتظام سے سید احمد مالک و مہتمم کے
بمطبع [illegible] دکن حیدرآباد دکن میں طبع ہو کر مقبول جہاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

۱

ہزار شکر ہے اوس بادشاہ عالم کا
مدام جسنے ہو نازل درود اور صلواۃ
اور اونکے آل اور ازواج اور صحابہ پر
یہہ بارگاہ مقدس مین ہو دعا مقبول

۵

ہمارے سر پہ جو اوتارا نبی محمد سا
رہا نہ جنکے تصدق سے خوف محشر کا
اور اہلبیت پہ نازل درود ہو وے سدا
ہمیشہ پنجتن پاک کا رہے سایہ

بڑا ہے ہند مین شاطر براہ لطف و کرم
دکھا دو شہر مدینہ مرے حبیب خدا

۲

ہے شوق زیارت مجھے شاہ عربی کا
خالق کی قسم دو نو جہان ہوتے نہ پیدا
والشمس رخ پاک ہی والیل ہے گیسو
اوس قامت موزون پہ فدا سرو جنان ہے
ہے پردہ مین فقط احمد و احد مین
کیا نام مبارک ہی محمد کا پیارا
وہ مطلبی ہاشمی عالی نسبی ہے
زوار بنادے تو مدینہ کا خدایا

۹

سالار زمین عرش مکین مدنی کا
ہوتا نہ اگر جلوہ نما نور نبی کا
یٰسین ہے لقب شاہ عرب اور عجمی کا
سانچے مین ڈھلا حق کے سراپا ہی نبی کا
یہہ پردہ اوٹھا ہو تو اوبھی نام دوئی کا
خالق ہوا خود شیفتہ اوس خوش لقبی کا
کیا رتبہ بالا کہون والا حسبی کا
خواہان ہون نہین خلد و برین [illegible] کا

مدینہ بسے محمد کے مجھے غم نہین شاطر
محشر مین ترے ہاتھ مین دامن ہو [illegible] کا

امتی ہون اوس شہ ابرار کا
محمد خدا عاشق ہو جس [illegible]

شافع محشر اونھیں کہتے ہیں سب — پھر کہو کیا ڈر مجھے ہے نار کا
ادن کے منکر کو حرام اور بند ہے — رستہ فردوس کے گلزار کا
جب کہ ہووے گا صراط اوپر گذر — ہے بھروسہ مجھ کو اپنے یار کا
عرش و کرسی آستان پاک ہے — لامکان گہر ہے مرے سرکار کا
جاہ و حشمت کی اوسے پروا ہی کیا — جو گدا احمدؐ کے ہے دربار کا

۹	کمترین شاطر غلام چار یار منتظر ہے رحمت غفار کا	۴

کوئی ہمارے نبی سا یکا ہوا ہے یار و نہ ہے نہو گا — شفیع امت خدا کا پیارا ہوا ہی یار و نہ ہی نہو گا
وہ مطلبی و ہاشمی ہی قریشی مکی مدنی بے شک — حسب میں عالی نسب میں والا ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا
نبی تو صدہا ہوئے ہیں سید مگر کسی نے پائی معراج — یہہ مرتبہ تہا اونہیں کو زیبا ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا
اگرچہ آدم سی پہلے احمد ہوئے ہیں ختم رسل ہیں پیچھے — اس ابتدا اور انتہا کا ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا
اونہیں کے در کے سبھی گدا ہیں امیر و شاہ و وزیر سلطان — وہ فیض عالم ہے باب اونکا ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا
سبب تہا نور محمدی کا خلیل آتش کو باغ دیکھے — وہی تھا پر تو جو دیکھی موسیٰ ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا
وہ روئے انور پہ چاند قربان تجلی رخ سی شمس حیران — اوسیکا دو جگ میں ہی اوجالا ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا
کلام ربکو ذرا تو سوچو یہی شان ہے [illegible] — خدا کو محبوب ثانی ایسا ہوا ہے یار و نہ ہی نہو گا

۶	کبھی تو شاطر کی یاد ہوگی در مقدس پہ زندگی تک رہینگی بندیکو دوری مولا ہوا ہے یار و نہ ہے نہو گا	۵

نہ جنت کی اوسی پروا نہ دوزخ کا اوسی کہٹکا — جسے بوسہ میسر ہو نبیؐ کے در کی چوکہٹ کا
کہاں مقدور ہے اتنی گذر جو کر سکے شیطان — کمر بستہ کھڑے ہیں ہم لئے لاحول کا لٹکا
پلادے اے مرے آقا مدینہ کا ذرا پانی — ازل کے روز سے مشتاق ہوں تیری پن گہٹ کا
جو شمس [illegible] یاروں کا — خدا کو ہو [illegible] پڑیگا در بدر بہٹکا

بہشت بنفشن لیسر بہا دے گر مجھے رضوان — ہین شور و غل مچاؤنگا بصد غمگینی ہٹ ہٹ کا
نہ کیون ہو حال مستانہ مرا دل خود ہی دیوانہ — مجھے سودا ہوا ہی وہ مسلسل زلف کی لٹ کا

٦ — ٩

خبر لو جلد یا احمد تم کا لو دست قدرت سے
دکن کے قید خانہ مین بہہ شاطر ہی پڑا اٹکا

خسرو دو جہان ہوئے پیدا — افضل المرسلان ہوتے پیدا
آپ کرتے ہین ہر گدا کو شاہ — فیض کے بحر و کان ہوئے پیدا
آسمان و زمین سی کیا نسبت — ساکن لامکان ہوئے پیدا
مالک دین و صاحب قرآن — عارف و رازدان ہوئے پیدا
ابھی کہلا گئے ہین سگئے عالم — حق کے گنج نہان ہوئے پیدا
جسم اطہر کے عرق و گیسو سے — عطر و عنبر فشان ہوتے پیدا
معصیت سی نہ کیون رہیے محفوظ — ہادی گمرہان ہوتے پیدا
لات و عزیٰ سے گر سے بشکل سجود — جبکہ شاہ زمان ہوئے پیدا

٧ — ١١

پڑھ درود اور شکر کر شاطر
حامی عاصیان ہوئے پیدا

کیا ہے چہرا خوشا محمد کا — خود ہی شیدا خدا محمد کا
گیسو و اللیل اور ہلال ابرو — رخ شمس الضحے محمد کا
لامکان اونکا ہی مکان دیکھو — کیا بتاؤن بتا محمد کا
حکم ایسا کیا قمر کو شق — جب اشارا ہوا محمد کا
صدق سی جو سنا ہوا مومن — نام پیارا ہے کیا محمد کا
مثل مجنون نہ کیون ہو دیوانہ — نور جسکو دکھا محمد کا
دوست اونکا ہی جنتی دشمن — دوزخی ہے بجا محمد کا

کیا لکھوں نعت میں مرا خالق
مدح خوان ہے سدا محمدؐ کا

سچ ہے محشر سے غم نہیں ہمکو
ہے وسیلہ بڑا محمدؐ کا

یہہ تمنا مدام ہے یارب
ہم کو روضہ دکہا محمدؐ کا

تمت

حرص دنیا کو چھوڑ ہے شاطر
دلسے ہو جا گدا محمدؐ کا

۹

ہوئی جب مطلع انور ہوئی ساری جہاں پیدا
فقط کن کے اشارہ سے تمامی انس و جان پیدا

کہا لولاک حق جسکو تو کیا ہو رتبہ عالے
نہوتی ذات پیغمبر تو کب ہوتا زمان پیدا

اگر اے عاشقان دین ہو دیکھو چشم حق بین سے
نہ آب و گل تہی جب آدم تو سالار شہان پیدا

دماغ بلبل گلشن معطر جسم اطہر سے
ہر اک شاخ و شجر گلچین بو نسیم بوستان پیدا

ہوئی شمس و قمر میں کیا ہی تجلی نور اقدس کی
اوسی شان و نبوت سے زمین و آسمان پیدا

گنہگار و نکو ہے کیا غم عذاب قبر و محشر سے
ہوا خالق کی قدرت مین شفیع عاصیان پیدا

تصدق سے محمد کے طفیل ذات امجد کے
یہہ روح انبیا پیدا و گلزار جنان پیدا

دلا عشق محمد میں تو بن جا خاک سر تا پا
مگر بالکل نکر پہلے ترا درد نہان پیدا

۹

تو جان و دل سے رہ شاطر محمد شاہ کا خادم
خودی جب مٹ گئی تیری تو ہو راز نہان پیدا

ے

صنم کا عشق دیوانہ بنا یا
نظر اگر نہ مستانہ بنا یا

خبر ساقی کے آنے کی میں سنکر
جو مسجد تھی وہ خمخانہ بنا یا

سراپا کیا کہوں میں خاک سے ہے
پلانے کو تو پیمانہ بنا یا

خلیل اللہ گرے جب آگ میں تو
بنایا اوس پہ گلستانہ بنا یا

زلیخا گر نہ تہی نور سے تو کیوں کر
دل یوسف کو دیوانہ بنا یا

کسے ہمت کہ درتک تیرے آوے
کہ تو دربار شاہانہ بنا یا

۷	چلو شاطر سوی درگاہ خاموش محمد شاہ سماع خانہ بنایا	۱۰

لکھوں کیا مرتبہ کیا تہا مرے صدیق اکبر کا — کدہر میں اور کہاں رتبہ مرے صدیق اکبر کا
نبی[ص] فرمائے خود بو بکر منی و انا منہ — عجب کچھہ راز پنہان تہا مرے صدیق اکبر کا
حدیثا اعتمد و بالدین کا خالص یہہ ہے مطلب — سنو اے سنو سنو کہنا مرے صدیق اکبر کا
خدا نے شان اقدس میں لکہا ہے اذ ہما فی الغار — ہوا کس جا نہیں چرچا مرے صدیق اکبر کا
حدیثین ایکسو گیارہ [۱۱۱] تو آیت چار پر نود [۹۴] — ہوئے نازل یہہ تہا درجہ مرے صدیق اکبر کا
جو اونکا دوست ہے بیشک وہی ہے صاحب ایمان — ہے کافر جو عدو ہو کا مرے صدیق اکبر کا

۷	اگرچہ شاطر عاصی ہوں لیکن حشر سے کیا ڈر میں جان و دل سے ہوں شیدا مرے صدیق اکبر کا	۱۱

بجا ہے کلک کو میری ملے رتبہ صنوبر کا — سیاہی کو مرے حاصل ہے نسبت حوض کوثر کا
زمین و آسمان یک ورق ہے گویا یہہ دفتر کا — کہ میں کچھہ وصف لکھتا ہوں عمر فاروق سرور کا
رسول اللہ خود فرمائے لو کان نبی بعدی — عمر کے ماسوا ملتا کسے رتبہ پیمبر کا
سراج اہل جنت جب ہوا ارشاد حضرت کو — تو پہر کیا منہ جو چمکے اونکے آگے شمس انور کا
تو پہر لیسے میں تیر لیسے محمد جسکو فرماوین — تو اونکے روبرو کیا چیز ہے رتبہ سکندر کا
حدیثین ایکسو پر سات [۱۰۷] آیت سات پر چالیس [۴۷] — عمر کی شان میں آئے جواب ہے اونکی منکر کا

۷	بحکم مصطفے شاطر عمر پر جان نثاری کر کہ ڈر ہے اونکی منکر کو عذاب قبر و محشر کا	۱۲

بے شمار و بے عدد ہے شکر اوس سبحان کا — مجھکو مداح ہے بنایا حضرت عثمان کا
دین احمد کو دوبارہ خلعت تازہ ملے — واہ کیا پیارا لقب ہے جامع القرآن کا
یہہ عدو شیطان کے اور ختم ہے انپر حیا — وصف کوئی کیا کر سکے کامل الایمان کا

قول احمد ہے لکل الانبیا ہو گا رفیق ہے رفیقی خلد میں ثانی نہیں عثمان کا
قول احمد حب عثمان واجب ہر امتی پس رکھے جو بغض اوس سے ہالی ہو شیطان کا
ایکسو تیرہ سات آیت جسمیں ہیں نو حدیث شان میں نازل ہوئے تھا مرتبہ اس شان کا

۱۳ کمترین شاطر کی یا رب یہہ دعا ہے دمبدم
مجھکو رتبہ کر عطا عثمان کے دربان کا ۶

طائر فکر رسا کو سیر ہو گلزار کا کیونکہ لکھنا ہے مجھے وصف حیدر کرار کا
کیا مبارک نام والا بابرکت ہے علی ہے ہر اک مشکل میں یاور کافر و دیندار کا
جسکا میں مولا ہوا اوسکا ہی مولا ہے علی یون ہوا ارشاد دیکھو احمد مختار کا
مع القرآن علی والقرآن مع علی دیکھو تو کیا مرتبہ ہے قاتل کفار کا
ایکسو چالیس آیت چار پر دو سو حدیث شان میں آئے یہہ تہا رتبہ مرے سرکار کا
دوستی واجب ہی اہلبیت کی کہگئے نبی دشمنی اونکی دلاوے حشر میں کھر بار کا
داخل اہلبیت انصار اور مہاجر ہیں اگر لیک ہے سب سے بڑا رتبہ انہیں دو چار کا
یعنی باقی جیسہ صحابی جسکی دنیا میں خبر دی نبی فردوس کی پہر بند کسے تکرار کا

۱۴ از طفیل پنجتن یا مصطفی لیجیے خبر
ہند سے بیزار ہے دل شاطر لاچار کا ۷

بلبل دل خوف کر ہرگز نہ تو صیاد کا سیر کرتا رہ بہت یکدن گلشن بغداد کا
دار فانی کے قفس میں جب تلک ہوگا اسیر کیا مزا تجھکو ملیگا خلد کے گلزار کا
آشیان اپنا اوٹھا لے گلستان سے اسیر جب خزان آ جائیگی ویران ہوا آباد کا
ہو کے صدقہ غوث اعظم کی مزار پاک پے یاد کر قصہ وہان تو شیرین اور فرہاد کا
حلقہ زلف صنم کو بنا گردن کا طوق مان لے آخر بڑا ہی حال ہر آزاد کا
بولیان کچھ بول ایسی مست ہو گلشن تمام سب طیور و نہیں سمجھے غل نالہ و فریاد کا

۱۵	بس محمد شاہ کے صدقے سے اے غوث الوریٰ شاد کردیجے کبھی دل شاطر ناشاد کا	۷

ہیں ہم تو غلام حضرت میران پیر کا
سب اولیا کا تم ہے جس سر کو سروری
ہوتا ہے اس جہان میں درخشندہ آفتاب
لیکن عرض کے کرنے کے سمجھتے ہیں حال دل
کیا رتبہ عظیم خدا نے کیا عطا
ہوں التجا قبول نہ کیوں عاصیوں کی اب

سایہ ہے دو جہان پہ اوسی دستگیر کا
پھر کون ہے جہان میں اونکے نظیر کا
پرتو پڑا ہے جیسے یہ بدر منیر کا
خالق بھی شیفتہ ہے وہ روشن ضمیر کا
سردار کردیا ہے اسیر و وزیر کا
فریادرس ہوا ہے صغیر و کبیر کا

۱۶	بغداد میں بلائے بس ہند سے مجھے معروضہ ہو پذیر یہ شاطر حقیر کا	۷

مدحت طراز دل سے ہوں میں دستگیر کا
سرتاج اولیا ہے شہنشاہ دو جہان
یا غوث کے کہے سے ہوا آسان مشکلیں
تو دو جہان میں ایک ہے اے خاص کردگار
سب اولیا نے دوش پہ اونکا قدم لیا
دنیا میں گر جو کینہ رکھے غوث پاک سے

محبوب ہے وہ خاص خدائے قدیر کا
حامی وہی ہے شاہ و گدا و امیر کا
یاور ہے نام پاک صغیر و کبیر کا
حقا نہیں جہان ترے مثل و نظیر کا
ہے مرتبہ بلند مرے دستگیر کا
دوزخ میں حال ہووے برا دس شریر کا

۱۷	شاطر کا مدح غوث میں روشن کلام ہے رتبہ ہوا ہے ذرہ کو مہر منیر کا	۷

صبا وہ روضہ انور مجھے ذرا دکھلا
یہی ہے آرزو ہر دم خدا کرون دل کو
نبی ﷺ ہمارے ہیں نانا خدا بنا عاشق

خدا کیواسطے غوث الوریٰ کی جا دکھلا
مجھے تو کوئی بغداد کا پتا دکھلا
صبا وہ عکس رخ نور کبریا دکھلا

اونہین کے عشق مین ہم تو بنے ہین شل گاہ
یہہ حال زار ہمارا اونہین سنا دکھلا

نہین ہین جینے کا ہرگز فراقین اونکے
قسم خداکی مرے پیر سے ملا دکھلا

صباوہ درکے ہزارون ہین سگ نبی لیکن
ازل کے دنسے گدایا ہون سگ لجا دکھلا

۱۸	مدام عرض یہہ شاطر کی ہو دکھین حضرت تو لوح دلپہ وہ نقشہ ذرا کہنچا دکھلا	۵

اے صبا تو غوث کے روضہ پہ جا
حال زار ہم عاصیونکا جا سنا

اوس در عالی پہ یا پہونچا ضرور
بیکسونکی جو کہ سنتے ہین سدا

خاک کوئے غوث اعظم الصبا
ہند گونکے آنکھہ کا سرمہ بنا

بوسہ گہہ کرکے مزار پاک کو
اپنے ہونٹونسے ذرا نقشہ بنا

۱۹	تجھسے گر پوچھین صبا محبوب رب ہند مین شاطر کا بتلانا پتا	۱۱

ادا اکس سنہہ سی ہو رتبہ معین الدین چشتی کا
کہ جب اللہ ہی شیدا معین الدین چشتی کا

زمین و آسمان مین ہر ملک ہر جن انسان مین
ہر اک سو ہو گیا چرچا معین الدین چشتی کا

لکھا ہذا حبیب اللہ تہا جو پیشانیٔ اقدس پر
یہہ عاشق جسکے تھے حق تہا معین الدین چشتی کا

گلاب و عطر سے دہو کر زبان کو نام لو اسکا
مبارک اسم ہی والا معین الدین چشتی کا

کوئی بیہوش کوئی مست کوئی شل دیوانہ
سبہی کو درد ہی پیدا معین الدین چشتی کا

بظاہر مرشد کامل بہ باطن حق سی کے واصل
نہو کیون مرتبہ اعلا معین الدین چشتی کا

جو اونکے درکے خادم ہین اونہین پر رازکے ظاہر
ہر اک پر کیا کہلی رتبہ معین الدین چشتی کا

طریقے سے ستارے ہین طریقہ اونکا جیسون خورشید
چہاروں سمت ہی چمکا معین الدین چشتی کا

شریعت مین طریقت مین حقیقت مین ولایت مین
جہانمین بجگیا ڈنکا معین الدین چشتی کا

تصدق ہی قدم سے حضرت پیر و مرشد کے
مرے بہی دلمین ہی سودا معین الدین چشتی کا

۲۰	مراد شاطر عاصی یہی ہے اے محمد شاہ دکھا دو چہرۂ زیبا معین الدین چشتی کا	۵

خوشا ہے مجھکو روز و شب معین الدین کا سودا — یہی تھا بس مرا مطلب معین الدین کا سودا
خداوندا دکھا چہرہ جناب پیر واحمدؐ کا — بنایا سبکا شیدا اب معین الدین کا سودا
وہ خط ہذا حبیبؐ کا مرے دلبر ہوا کندہ — اسی باعث ہوا غلب معین الدین کا سودا
قدم اونکے گھرانے مین رکھو دولت نسی نہ موڑو — یہی جاگیر ہے منصب معین الدین کا سودا

۲۱	نکر کچھہ فکر اے شاطر فدا اونپر رہو ہر دم یقین دکھلائیگا ثمر معین الدین کا سودا	۷

ردیف با

پرتو غوث الورا سے ہی درخشان آفتاب — روز و شب رو ی منور ہی قربان آفتاب
پائی بوسے جناب غوث اعظم کی سدا — آرزو رکھتا ہی یہہ ہر لحظہ ہر آن آفتاب
سارے اقطاب و ولی اولین و آخرین — مثل انجم ہین سما پیر پیران آفتاب
غوث اعظم نور رحمان گر نہوتے کچھہ بھی تھا — نہ ولی افراد اور انجم درخشان آفتاب
خادمان حضرت غوث الورا کا جا بجا ہر سو — جا بجا ہر سمت مین روشن ہی تابان آفتاب
در پہ اوس دربان عالی حضرت محبوب کے — سر بسجدہ رو بہ قبلہ ہی درخشان آفتاب

۲۲	شاطر عاصی کو یا محبوب سبحانی مدام بحر عشق مین رکھوا سے دینکی سلطان آفتاب	۷

غوث اعظم کا نہوتا رو ی تابان ماہتاب — ہو نہ سکتا آسمان پر یون درخشان ماہتاب
آرزو مین پائے بوسئی جناب غوث کے — روز و شب کہاتا ہی چکر ہو کے حیران ماہتاب
جیسے پرتو ہی پڑا اوس چہرۂ محبوب کا — ہے درخشان آفتاب اور ہی نمایان ماہتاب

عرش سے ہمسر ہے رتبہ بارگاہ غوث کا	جس در عالی پہ ہے ہر روز قربان ماہتاب
انبیا و اولیا و غوثیا و اصفیا ✣	سب کے سب تارے ہیں بیشک شاہ جیلان ماہتاب
جو کہ پروانہ ہیں شمع چہرہ پیران پیر	دل کو اونکے کرتے ہیں تسخیر سبحان ماہتاب
۲۳	حاسدو نکی بغض سے ہرگز نہو شاطر ملول سر پہ ہے تیرے درخشان قطب دوران ماہتاب — ۷
صدمہ فرقت اوٹھاؤں کب تلک ہے کیسے نصیب	جلد بلوا لو مدینہ میں مرے حق کے حبیب
عقل و ہوش و ناز و غمزہ سب ہو گئے جستہ	گلشن دل جب ہو ویران کب رہیں گے عندلیب
درد عصیان سے قسم اللہ کی غمناک ہوں	ہو گئے لاچار حیران آنکے سارے طبیب
ہے پہلے ہی درپیش وقت موت و تکرار ملک	کن مدد یا سید الانبیا اندران جائے مہیب
ساقیا جام شراب عشق دے اسوقت کے	تا نہوں میں مست ہوکر مدح کا اونکے خطیب
مال و زر سے ہاتھ ہے خالی پیالہ دل پر ز حرص	یک نگاہ لطف و احسان کیجیے بر حال غریب
۲۴	شاطر عاصی کو یا رب کوچہ یثرب دکھا از طفیل پنجتن یہ التجا ہو وے مجیب — ۷

ردیف تا

یہ دعا از فضل شاہ کائنات	مستجب ہو یا مجیب الدعوات
روز و شب دام لعین سے اے کریم	بندگان گمرہوں کو ہو نجات
نور رحمت سے سدا پر نور کر	جو مکان خاص ہے بعد الممات
ہو ہدایت ہم کو راہ نیک کی	تا کہ اس دنیا میں ہارین رو زلات
ایک دن یا نبی مدینہ کا بلا	پر نہ مانگیں گے کبھی آب حیات
یا الٰہی سرخ روئی سے رہیں	دو جہاں میں مومنین اور مومنات

۲۵	ازطفیل چار یار و پنجتن ٭ کمترین شاطر کے حل ہون مشکلات	۶

نجات ہئے مجہی دنیا کی شوکت و حشمت
رسول پاک کی دربانی گر میسر ہو
گرے جو قطرۂ آنسو نبی کی فرقت مین
یہہ دار فانی کی عزت نہین مجہے منظور
مری سند یہہ گواہی ہی چار یار و نکی

فقط ہو عشق نبی دلمین ہی یہی حسرت
ہزار طرح کے حق سی ملے مجہے نعمت
وہ دُر ہے عرش کے قابل ہی لاقیمت
بقا کے ملک مین خواہان شوکت و حشمت
کوئی تو کہدے محمد کی یہہ نہین امت

۲۶	خلوص دل سے پڑہا کر مدام اے شاطر درود پاک تو عصیان کی دور ہو ظلمت	۷

ردیف ثا

کب تلک یا غوث اعظم الغیاث
سر سے تا پاک ہون گنا ہو نمین غریق
روز محشر کیجیئے تدبیر کچہہ
درد فرقت کا مرے جاتا نہین
حال زار عاصیان کیا ہو بیان
نظر خواجہ کیا کرین بندے غریب

ہو گیا فرقت مین بیدم الغیاث
کر سے مظلوم اظلم الغیاث
نا کرے خواہش جہنم الغیاث
اے مسیحا مصر عالم الغیاث
روز و شب ہین چشم پر نم الغیاث
بس یہہ تحفہ لائین ہم الغیاث

۲۷	بندۂ خاموش شاطر کی صدا کب سنین گے قطب اکرم الغیاث	۵

عاشق ہون ایسا مجہی دکہلا مقام غوث
داخل جو کوئی اونکے غلا مونمین ہو گیا

ورنہ کسی بہی طرح سناوے کلام غوث
اے وانصیب آتا ہی او سپر سلام غوث

راضی خدا ہے اوس سے رسول خدا ہین خوش
ہوتا ہے جو نثار محبوب شاہ غوث

جتنے کے اتقیا و دل قطب ہو گئے
کسکو نہین ملا ہے کہو فیض عام غوث

۲۸	بس صد ہزار شکر ہے اوس بے نیاز کا مشہور سبہین ہو گیا شاطر غلام غوث	۶

ردیف ج

گلستان مین غل مچا ہے آج
عندلیبون سے یہہ صدا ہے آج

کیون نہ آسمین دین مبارک باد
آمد شاہ دوسرا ہے آج

اوج پر اپنا ہے ستارہ اقبال
اون کے صدقے سے پر ضیا ہے آج

قصر کسرے لے گرا تو یون پوچہا
کسکے آمد کا زلزلہ ہے آج

کاہنون نے کہا کہ مکہ مین +
دین کا پہلوان ہوا ہے آج

کوہ و صحرا مین بہاگ کر ابلیس
خوف سے گے مارے چہپگیا ہے آج

سارے افلاک و حور غلمان مین
شور ہے واہ کیا مزا ہے آج

کر کے آراستہ جنان رضوان
سارے دروازے واکیا ہے آج

۲۹	شاطر اب کر نہ فکر عصیان کی حق نے دوزخ بجا دیا ہے آج	۷

تمہارے تک ہمین بلواؤ صاحب معراج
وگرنہ آپ چلے آؤ صاحب معراج

ہزارون منزلین لحظہ مین طی کئے قبلہ
یہہ عاشقون کو نہ ترساؤ صاحب معراج

وہان تہا نور کا پردہ ادہر اودہر دونو
وہ نور ہمکو بہی دکہلاؤ صاحب معراج

جمال پاک کے مشتاق کو ذرا کرم
کسی کے در پہ نہ بہٹکاؤ صاحب معراج

فدا تہے حور و ملایک و جبرئیل عیسی
وہ کیا کرشمہ تہا فرماؤ صاحب معراج

شراب دید کے پیاسونکو نظر رحمت سی — کبھی بلا کے تو پلواؤ صاحب معراج

٣٠ — غریب شاطر عاصی کو اے شہ کونین — نہ اتنا ہجر مین رلواؤ صاحب معراج — ے

ردیف حا

صبا کوئی احمدؐ مین جا تو صبح — یہہ حال غریبان سنا تو صبح

وہان کا جو سرمہ سیر نہو — تو لادے ذری خاک پا تو صبح

رسائی تری گر نہو قاصدا — نشان اوس گلی کا بتا تو صبح

اگر تو غنی ہے وگر پادشاہ — تو بن جا وہان کا گدا تو صبح

رہون گا شراب طہور سے مست — وہ جام محبت پلا تو صبح

خودی رکھہ کے ہرگز نجا اوس جگہ — ذرا اپنی ہستی مٹا تو صبح

٣١ — فدا سر کرے گا وہ در پر ترا — یہہ شاطر کو وان تک لجا تو صبح — ے

باب سعد ہے وا نماز صبح — نور افشان کیا نماز صبح

ہر طرف بہتی ہے نسیم بہار — جبکہ ہوتی ادا نماز صبح

سو سنو شہر مین محمدؐ کے — ہے عجب با مزا نماز صبح

سب وحوش و طیور اور اشجار — کرتے یاد خدا نماز صبح

خواب غفلت مین ہم تو سوتے رہے — ہو رہی ہے قضا نماز صبح

ظہر و عصر و عشا و مغرب بس — سبکی ہے ابتدا نماز صبح

٣٢ — رین ساری گذر گئی شاطر — جلدی پڑہنے کو جا نماز صبح — ے

ہردم یہہ التجا ہے خدا یا علی الصباح
دکھلا دے مجکو یثرب و بطحا علی الصباح

یہہ آرزو مدام ہے اوس جا ادا کرون
سر کو جھکا کے شکر کا سجدہ علی الصباح

کیا شکوۂ نصیب کرون دوستو بھلا
بر لائی اتباک نہ تمنا علی الصباح

گلشن سی عندلیب کو صد وا نکالدین
چہہ چہہ کرے مدام وہ کیسا علی الصباح

دل ہجر مین نبی کے پریشان ہی مثل گل
قبر شریف پر ہی پہونچا علی الصباح

لیجا کے ایصبا تو کسی طرح چھوڑ دے
تڑپتا ہے اتنو یار کا سودا علی الصباح

٣٣	یا مصطفے مدام یہہ شاطر ہے ملتجی بتلاؤ اپنا چہرۂ زیبا علی الصباح	٥

ردیف خا

دکھلا دو مجھکو کوئی وہ شاہ ہدا کا رخ
یعنی نبی پاک رسول خدا کا رخ

توصیف حسن رخ جو لکھے کیا مری مجال
پر نور نور حق سے تھا صل علی کا رخ

عصیان کے غم سے اونکو تسلی ہو [illegible] کیون
گر خواب مین جو دیکھے شفیع الورا کا رخ

خورشید و ماہ چھپتے ہین گوشہ مین صبح و شام
چمکا جہان مین جیسے وہ بدر الدجے کا رخ

شاطر ادب کی جا ہے یہی بس رو کے قلم
جو رخ ہی آپکا ہے وہی کبریا کا رخ

٣٤	ردیف دال	٦

بہت فراق مین رلوائے یا شہ بغداد
بس اب مزار مبارک پہ کیجے ہمکو یاد

نہ پر نہ زر ہے شہا اور غریب ہون ولیک
مثل ہے جاوے کہان تنگ مسافر بیداد

قضا و قدر مقدر مین لکھدئے شاید
اسیطرح سے رہ عشق مین سدا برباد

نواسے خاص ہو احمدؐ کے یا محی الدین
ہر ایک شاہ و گدا کو تمہارے ہی امداد

زیادہ فتنہ مچائے ہیں دشمنان دین
تم اپنے قہر و غضب سی کرو انہیں ناشاد

تمہیں سے دین نبیؐ ہر جگہ ہوا روشن
پھر ایک کوئی کرشمہ تو کیجئے ایجاد

۳۵

بلاؤ شاطر عاصی کو خواجۂ والا
مقام ہند میں بندگی ہے یہی فریاد

۹

الٰہی دکھادے جمال محمدؐ
کہ ہے آرزوئے وصال محمدؐ

مہ نو کی خواہش نہیں بس ہی یارب
مرے حق میں ابرو ہلال محمدؐ

ہیں مشتاق ہوں گوش دل سے خدایا
سنادے کبھی قیل و قال محمدؐ

مرے فرق مبارک پہ صدقہ
مرا جسم ہو پائمال محمدؐ

کریم السجایا جمیل الشیم ہے
کروں کیا بیاں خوش خصال محمدؐ

گرے سر کے بل لات عزیٰ بسجدہ
ہوا جب ظہور جلال محمدؐ

بلاوے خدا جسکو عرش علا پر
ملا کسکو رتبہ مثال محمدؐ

اشارے سے انگلی کے شق القمر ہے
یہ ادنا تہا دیکھو کمال محمدؐ

۳۶

پڑھا کر تو ہر دم طہارت سے شاطر
درود مبارک بر آل محمدؐ

۷

مفلسانہ آمدم یا شاہ جیلان المدد
بر در تو سائلم اے ابر نیسان المدد

نظر رحمت بر من بیچارہ مسکین بر کشا
خاک پا امیدوارم قطب دوران المدد

کشتی اعمال ما در بحر عصیان غرق شد
اندرین طوفان غم محبوب سبحان المدد

شاہ ما سردار ما مختار ما غمخوار ما
بر شما حال غریبان نیست پنہان المدد

از در دربار والا اولیا شد فیض یاب
نیر اوج ولایت ماہ تابان المدد

راحت جان حسن دردانہ گوش بتول
نور چشم مصطفےٰ و سرور شاہان المدد

۳۷	در فراقت خاطر شاطر شده بیت الحزن تا بکے این آه و نالان سوز و گریان المدد	۵

نہین خواہان ہون جنت کا محبوب کبریا شاہد	دل و جان سے ہین شیدا ان مدینہ کا خدا شاہد
اگر تیغ دو دستے سر مرا کاٹے کوئی او سجا	ہین راضی ہو کے بیٹھونگا شکر رب ولا شاہد
یقین ہی حشر مین بالکل نہو گی تشنگی مجکو	ملے آب مدینہ گر کبھی آب بقا شاہد
اگر چوسون نبی کے در کی چوکھٹ کو مجھے حاجت	نہین ہے حجر اسود کی مرا ہے مدعا شاہد

۳۸	محمد شاہ کا خادم ہے دلسے کمترین شاطر رموز عشق ہے پایا اونہین سے ہے خدا شاہد	۶

ردیف ذال

واہ کیا ہی مصطفے کے شہر کا پانی لذیذ	شہد سے بڑھکر ہے اونکے در کی دربانی لذیذ
نحن اقرب کو اگر سوچے تو بتر ایاد ہے	دیکھلو عاشق جبھی ہے راز عرفانی لذیذ
عشق بازی سہل مت سمجھو خودی کو چھوڑ دو	زندگی کے ذائقونسے ہے بہت فانی لذیذ
ہند مین مخمل حریر اطلس سے کب محفوظ ہون	خاک کوئے یار پر مجھکو ہے غلطانی لذیذ

جسکے سر پر ہے ای شاطر لواے الحمد ہو
کب اوسے معلوم ہو یہہ تاج شاہانی لذیذ

۳۹	ردیف را	۷

ویران دل ہوا ہے کدہر جاؤن یا حضور	یہہ حال زار کسکو مین دکھلاؤن یا حضور
جسطرح لگی ہے آرزو بر لائیے جناب	اوس آستان پاک پہ مر جاؤن یا حضور
تاب و توان ہے مجھہ مین نہ بالکل ہے [illegible]	کیا تمہارے پاس چلے آؤن یا حضور

قربان جاؤن دل ہے تصدق تمام جسم
امید ہے وہ در سے نہ شرماؤن یا حضور

بنیاد میری خاک ہے پامال کیجئے
ہستی مٹا کے آپ مین ملجاؤن یا حضور

فرقت سے دل یہ میرے شب و روز دکھئے
یک کوہ غم ہے کسطرح سرکاؤن یا حضور

۴۰ — دربار سے تمہارے یہ شاطر ہے مدعی ٭ محشر کے روز حق سے نہ شرماؤن یا حضور — ۷

کبھی تو دل کو مرے کردے اچنبا سرور
مین بندگی کرون تیری ہو پیر یا سرور

مجھے ہو ایسی ہدایت کہ تو رہے راضی
بروز حشر رہین مجھپہ مصطفےٰ سرور

اوٹھا کے ہند سے پہنچا دے کوئی جا ایسی
کہ جیسے بیٹھے فقیران بے نوا سرور

رسول پاک کے روضہ کی خاک پر یارب
لٹا دے شوق سے لوٹونگا جا بجا سرور

نہ مجھمین ایک سر مو ہے طاقت رفتار
کہ سر سے چلتے ہوئے جاؤن باصفا سرور

طمع نہ زر کی ہے مجھکو نہ خواہش حشمت
ملجائے موت مدینہ مین ہون لبا سرور

۴۱ — قسم تری ہی یہ شاطر کو ہند مین ہے غم ٭ سیا لنے کو پہنچ گیا پھر تو ہو گیا سرور — ۷

پیشوائے اولیا ہین حضرت پیران پیر
گمرہونکے رہنما ہین حضرت پیران پیر

شاہ جیلان قطب دوران عاشق پروردگار
دلبر خیر الورا ہین حضرت پیران پیر

در مکنون حسن اور قرۃ العین علی
فاطمہ کے مہ لقا ہین حضرت پیران پیر

آستان فیض پر سر کو جھکا کر دیکھہ لو
معدن جود و عطا ہین حضرت پیران پیر

سب ولی اللہ کے ہے دوش پر اونکا قدم
افسر ہر دوسرا ہین حضرت پیران پیر

بانجہ کو زور ولایت سے دئے اولاد ہین
نازنین کبریا ہین حضرت پیران پیر

دل کو آئینہ سے شاطر دور کر زنگ خودی ٭ پیر تیرے باصفا ہین حضرت پیران پیر

۴۲ — ردیف زا — ۷

نہ ڈھونڈو پھر دوسرا مین کسیکو یار و عزیز
رہو مدام فدا آپ کے صحابہ پر
اور آل اطہر و ازواج سے رہو راضی
شفیق ہونگے محمدؐ ہی اوس جگہ لاریب
حسد سی غوث کے یوم الجزا تو مشکل ہے
مجھے غم نہین واللہ کچھ کہو کوئی +

خدا کے بعد محمدؐ ہین غمگسار و عزیز
کہ سب سی پہلے نبیؐ کے ہوئے نثار و عزیز
خدا کے روبرو جاؤگے با وقار و عزیز
جہانمیہ ہونگے نہ ماں باپ دوست یار و عزیز
اسی حیا تمین بن جاؤ نابکار و عزیز
نبی کے امتیونکا ہون خاکسار و عزیز

۴۳ — ۷

ہزار شکر ہے شاطر تمام خلقت مین
طفیل مدح نبیؐ کے ہے نامدار و عزیز

کیا عاشقونکا روزہ ہی ستوکی کیا نماز
سینہ ہی اونکا آئنیہ خالق کے نور کا
سمجھو یقین انکے کرشمہ ہین حق پسند
یک لحظہ مین ادہر سے ادہر نظر توڑکر
دیکھو تو غور کرکے اَلَااِنَّ اَولِیا
روزہ نماز اونکا جو دیکھے کہان مجال

محبوب کے خیال مین دل اونکا ہی گداز
ظاہر و باطنی کے وہی ہین شناس راز
ورنہ سرود و دف ہوا کسطرح سے جواز
مطلوب حاجتونکو وہ کرتے ہین سرفراز
فرمایا کس کی شانمین معبود نے نیاز
قبلہ ہے اونکے سامنے سجدہ کا دیکھ باز

شاطر پہ نظر لطف کرو پیر دستگیر
بار گناہ سے غرق ہوا ہے مرا جہاز

۴۴ — ردیف سین — ۷

سمت بغداد کو آنکھون سے نہ دیکھا افسوس
روضۂ غوث خدا تک بھی نہ پہونچا افسوس

باغ جنت سے فزون تر ہے شہنشہ کا وطن
بوئے خوش گلشن بغداد نہ سونگھا افسوس

نہ تو قاصد کی ہے قدرت نہ صبا کو طاقت
وان رسائی کا تو قابو نہین ہوتا افسوس

نہ تو اوس شاہ کو بندے کی خبر ہے بالکل
حاضری مین بھی نہ کاغذ مرا پہونچا افسوس

کبھی روتا کبھی ہنستا کبھی بسمل سی تڑپ
فرقت غوث نے مجنون بنایا افسوس

بال و پر طایر دل کو بھی نہین تا پہونچے
حق کیا اپنا نصیبہ یہی کیا افسوس

۴۵	الحذر روضۂ انور پہ یہ شاطر عاصی پہونچکر مقصد دل اپنا نہ کھولا افسوس	۷

دو جہان مین کون ہے جز مصطفٰے فریاد رس
کیا خوشا تقدیر ہے ایسا ملا فریاد رس

شکر حق سردار اپنا لایق اوصاف ہے
خاتم کل انبیا اور پیشوا فریاد رس

عرش و کرسی مین زمین مین اور سبھی افلاک مین
نام ہے مشہور انکا جا بجا فریاد رس

عاصیو توبہ کرو عصیان سے پھر کچھ غم نہین
خود ہوا ہے حامی روز جزا فریاد رس

کیا عجب امداد ہووے وقت مشکل آپکی
صدق دل سے کوئی تو کہدے کہ یا فریاد رس

مصطفٰے کی ذات مین ہو کر فنا پھر دیکھ لے
شان کیا ہے اور ہووے کیونکر بجا فریاد رس

۴۶	بینوا شاطر کہانتک نالہ و زاری کرے اوسکے سب منظور کیجو مدعا فریاد رس	۵

ردیف شین

وہ آستان نبی کو کہو بجا ہے عرش
غلط کہا مین وہ رتبہ کجا کجا ہے عرش

مجال کیا جو بنے مدعی مراتب کا
انہین کے فیض قدم سے تو بڑھ گیا ہے عرش

زرا ہے نکتہ جو حضرت گئے شب معراج
پکارتے تھے ملایک کہ زیر پا ہے عرش

کہے جو عرش عظیم اوسکو اور علا تو کیا
مرے حبیب کے روضہ سے چھپ گیا ہے عرش

۴۶	خدای قبضۂ قدرت مین اوسکے ہے شاطر وہ آستان مبارک جدا جدا ہے عرش	۱۱

جسکو ہو عشق بیریا کا جوش
فانی فی الشیخ جو ہوا و اللہ
صاف کر دل کو آئینہ کے مثل
سید پیران و سرور جیلان
خواجۂ خواجگان معین الدین
خواجہ قطب الدین اور علاء الدین
شیخ فرید الدین اور نظام الدین
نقش بند خواجۂ بہاء الدین
اور نجم الدین اور نصیر الدین
غم محشر تو کچھہ نہین اوسکو

کیون نہو رحمت خدا کا جوش
اوسکو ہو حب مصطفے کا جوش
تا کہ ہو عکس اولیا کا جوش
شاہ شاہان دوسرا کا جوش
ان کو کیسا تھا آشنا کا جوش
دے خدا ایسے باصفا کا جوش
اولیا سے ہے انبیا کا جوش
ہو فنا دیکھہ پہر بقا کا جوش
سبکو تھا رویت خدا کا جوش
جسکے دل مین ہو دلربا کا جوش

۴۸	اپنے شاطر کو اے محمد شاہ دیجئے حمد کبریا کا جوش	۹

ردیف صاد

نبوت کے لایق ہوے مصطفے خاص
نہ کچھہ ہوگا محشر مین کل انبیا سے
ہین صدیق عمر اور عثمان و حیدر
ہو شہزادی ایسی کہ جو فاطمہ ہے
نواسے وہ ایسے کہ تہے کربلا مین
وہ داماد ایسے شجاعت کے کامل

رسولون مین فایق ہوے مصطفے خاص
شفیع سبکے ہونگے وہ صل علی خاص
محمد کی امت کے بس رہنما خاص
کہا اونکو رب نے یہہ خیر النسا خاص
سر کل شہیدان بحکم خدا خاص
سخاوت ولایت مین تہے مرتضی خاص

ہراک اولیا کو ولایت ہے لیکن جبین مبارک پہ ہذا حبیب		کرشمے کے معدن ہین غوث الورا تھا ہندالولی کے لکھا خود خدا خاص
۴۹	زبان وصف کی ہے کہ ہر ذات اکرم تو ناچیز شاطر وہ شاہ ہدا خاص	۷

ردیف ضاد

سرکل انبیا ہین مالک حوض لکھا خود انا اعطینا خدا نے تصدق جن پہ ہین یہہ ماہ وخورشید جو منکر آل اور اصحاب کا ہے اگر ہو تشنگی محشر مین کیا غم نبی ایسے ملے الحمد للہ		شفیع دوسرا ہین مالک حوض جبھی تو مصطفی ہین مالک حوض وہی نور خدا ہین مالک حوض مدام اوسپر خفا ہین مالک حوض ہمارے پیشوا ہین مالک حوض کہ محبوب خدا ہین مالک حوض
۵۰	جسے کہتے ہین شاطر آب کوثر وہان جلوہ نما ہین مالک حوض	۷
جناب پیر کا روضہ ہے آستان فیض جہان مین شمس وقمر سے ہمین نہین مطلب لکھے ہین راوی مرید اونکے زندہ مردونکو کسے مجال جو وصف وثنا لکھے کوئی تمامی اولیا غوث وقطب سبھی ابدال دکھائے ایسے کرشمہ گروہ کافر کو		کلام اونکا ندیکو وہ ہے زبان فیض ہمارے سر پہ درخشان ہے اک نشان فیض کئے ہین پہر تو نہ کیون ہو یہہ خاندان فیض خدا مدام ہے خود انکا قدردان فیض انہین سے رہتے تھے ہر روز طالبان فیض کہ بنگئے تھے مسلمان وعاشقان فیض
۵۱	ترے تو پیر ہین شاطر خوشا محمد شاہ اونہین کے صدقے مین کہلایا مدح خوان فیض	۹

ردیف طا

یارب دکھادے روضۂ انور بہر نمط	رونق فزا جہان ہین جسپہ بہر نمط
کردے مجھے یہہ شہر سے باہر بہر نمط	ہوجاؤن تا مدینہ کے اندر بہر نمط
پابند حرص لہو و لعب معصیت ہون مین	ہو یک نگاہ شافع محشر بہر نمط
ہردم قضا و قدر سے کرتا ہون التجا	اولٹا دے جلد میرے مقدر بہر نمط
باد صبا قسم ہے تجھے بے نیاز کی	لیجا کے چھوڑ مجھکو وہ در پر بہر نمط
گر ہو ملال میری طرف سے حضور کو	قاصد منا لے سر کو ٹیک کر بہر نمط
اب مدینہ لاکے بلا دے ثواب سے	سمجھونگا مجھکو ملگیا کوثر بہر نمط
عریان ہون آرزو ہے یہی تجھسے یا کریم	خاک مدینہ ہو مرے چادر بہر نمط

۵۲	کب تک پھرے یہہ بندۂ شاطر ہر ایک سمت یارب دکھادے روضۂ انور بہر نمط	۷

صبا حضوری عالی مین تو لیجا یہہ خط	سوا نبی کے کسیکو نہ ہان تبا یہہ خط
وہان کے روکین تجھے گرچہ عاشق و زوار	سمجھ کے اپنا وسیلہ اونہین دکھا یہہ خط
صبا قسم ہے تجھے لکھہ بے لوح سینہ پر	کسیکے اور نہ روضہ مین ملا یہہ خط
نہ خوف راہزنو نکا نہ ڈر ہے دشمن کا	خدا ہی تیرا نگہبان تو لیجا یہہ خط
نہ جا سکے جو تو اوس بارگاہ اقدس مین	ہراک دیوار پہ چپکا دے جابجا یہہ خط
طرف سے بندۂ لاچار بے زر و پر کے	نشان ہند مین بتلا کے پہر بتا یہہ خط

۵۳	تجھے بھی عذر اگر ہے تو حشر مین شاطر عمل کا نامہ سمجھکر چھپائیگا یہہ خط	۵

ردیف ظا

مسافران توکل کا ہے خدا حافظ	مقیم کوچۂ جانان کا کعبہ یا حافظ

بجز خدا کے نہین کوئی ناخدا حافظ کہ جسکے صبح و مسا ہو وین مصطفی حافظ کلام پاک کا جو شخص ہو گیا حافظ		یہہ بحر عشق کی کشتی مین رکہہ قدم بے خوف بہلا کہو تو وہ کیونکر ہو دام شیطانین او نہین بہی درجۂ اعلی ملیگا محشر مین
۹	تلاش یار مین بستی کو چہوڑکے شاطر ترے ہین پہر ہر اک سمت جا بجا حافظ	۵۴

اے مبارک ماہ رمضان الوداع اے ہمارے دین و ایمان الوداع

اے مسیح درد عصیان الوداع کر چلے ہمکو پریشان الوداع

سال بہر تک جب رہینگے زندہ ہم پہر نظر آؤ گے شاید ہمکو تم

آہ سر پر دیکئے یک کوہ غم اے غریبون کے سلیمان الوداع

آپ کے باعث ہمین لیل و نہار کار نیکی کے سوا کچہہ تہا نہ کار

تم چلے اب ہے ہماری یہہ پکار اے مسلمانون کے نگہبان الوداع

روشنی سے مسجدین پر نور ہین مومنین دام لعین سے دور ہین

حیف اب تو بے طرح رنجور ہین ماہ غفران ماہ عرفان الوداع

ذکر و تسبیح و تراویح و صلوۃ نور کے حلقہ مین تہے سب کائنات

کیا ہوا اٹہتے رہے سب اپنے ہاتہہ چاک کر کرکے گریبان الوداع

حافظون کے دلمین تہا رحمت کا جوش سامعین کو عشق حق سے تہا نہ ہوش

بنکے بیچارے وہ بیٹہے ہین خموش رہتے ہین ہر بار نالان الوداع

کرتے تہے ہر دم ملک اپنا گذر اس زمین پر کرکے رحمت کی نظر

تہے کشادہ روز و شب جنت کے در اے صدور نور رحمان الوداع

دغدغہ ہمکو نہ تہا کچہہ حشر کا روز و شب کرتے تہے یاد کبریا

خوف سے تہا روسیاہ ابلیس کا کیا کہین حال غریبان الوداع

٥٥	ایک گوشہ مین یہی شاطر تہا مقیم از حق سے اوسکو ہے امید و بیم لیجئے تشریف اسے فیض عمیم اک مہینے کے تہے مہمان الوداع	٩

نامت خوش آمد رشتہ جانست یا شفیع
کویت مقام حفظ و امانست یا شفیع

نام خدا احد شدہ احمد لقب توئے
یک راز میم در تو نہانست یا شفیع

بعد از خدا از نور خدا تو شدی ظہور
فخر رسل تو شاہ شہانست یا شفیع

والشمس وصف روئے تو واللیل زلف تو
وز نور تو زمین و زمانست یا شفیع

بینی الف وصفحۂ قرآن جبین پاک
قوس قزح ز ابرو عیانست یا شفیع

شام و سحر ز روی و خطت ناخنت ہلال
سیمین ذقن فروغ جہانست یا شفیع

چشمۂ حیات عین مبارک بعینہ
رخسارہ از گلاب نشانست یا شفیع

دندان تو ز دانۂ تسبیح مسلک
سینہ برون ز وصف و گمانست یا شفیع

٥٦	بر آستان پاک تو یک روز یاد کن شاطر نہ در تلاش جنانست یا شفیع	٧

ردیف غین ۷

دل پہ ہے عشق مصطفی کا داغ
لالہ سا ہے جگر دلربا کا داغ

جنکے چہالہ دغا دیا مجھکو
مثل ناسور آشنا کا داغ

چاہ یوسف مین ہون گرا لیکن
حق نہ دے عشق بے مزا کا داغ

لوگ کعبہ کو جاتے ہین ہر دم
دیکھتے ہین یہہ بینوا کا داغ

جبکہ پلٹے تو خالی پیشانی
کعبہ تو ہو خانہ خدا کا داغ

کعبۂ پاک کے تصدق سے
مٹ گیا میرے ناصیہ کا داغ

اپنے شاطر کو یا محمد شاہ
دیجئے حب مصطفی کا داغ

٥٧	ردیف فا	١١

تمہید یا مصطفی درود شریف
کب ہو ہمسے ادا درود شریف

جب کہ قرآن مین ہے وصف اسکا
پہر کہو کیا ہوا درود شریف

دہوکے عطر وگلاب سے منہ کو
کر وظیفہ دلا درود شریف

خاتم عرش کے لئے بے شک
ہے نگین بے بہا درود شریف

مرض عصیان کے دور کرنے کو
واہ کیا ہے دوا درود شریف

بخدا ہے نجات اوسے مشکل
جو کوئی نا پڑہا درود شریف

ہر عبادت مین لطف ہے لیکن
سب سے ہے بامزا درود شریف

عاشقان نبی کا ہے رہبر
روز صبح و مسا درود شریف

دیر کیا مدعا بر آنے مین ؟
جو پڑہے باصفا درود شریف

بے وضو ہے مخالفت پڑہنا
کب پڑہے جابجا درود شریف

٥٨	حشر سے اوسکو غم نہین شاطر جسکا حامی ہوا درود شریف	٩

در ہجر تو نالان شدہ خورشید تابان یکطرف
در بوستان و بستان مستان خوبان یکطرف

او سایۂ نور تو از روز ازل کردہ ظہور
شان شہان شد یکطرف فر سلیمان یکطرف

شاہا ترا گویم چہ من او کیست در عشق تو غرق
یوسف زلیخا یکطرف ماہ درخشان یکطرف

ای سرور کل انبیا ہر کوی تو قربان شدہ
روم و حلب و شام و دکن ملک خراسان یکطرف

اول توی آخر توئی سالار دین ما توئی
در عشق تو جن و پری غلمان و حوران یکطرف

تیر نظر ابروی تو در ہر دلے نشتر شدہ
تن یکطرف جان یکطرف ہند و مسلمان یکطرف

خوشبوی گیسوی تو در ہر گلے عنبر فشان
مشک ختن آشفتہ دل شد عطر حیران یکطرف

از چشم تو نرگس شدہ حیران ز روی تو گل خجل
زلف مبارک یکطرف سنبل و ریحان یکطرف

٥٩	بیچارہ شاطر پر درت خاموش آمد سرنگون در کوی جانان میرود او یکطرف آن یکطرف	ے

ردیف قاف

بسطرح کرتا ہے مضطر غوث اعظم کا فراق	ہر دم و ہر روز و شب ہر غوث اعظم کا فراق
دل میں سینہ میں جگر میں ہر رگ و پے میں مرے	جا بجا ہے مثل نشتر غوث اعظم کا فراق
مرغ بسمل کیطرح ہے کر دیا واحسرتا	خاک کرکے مجھکو یہ ابتر غوث اعظم کا فراق
مثل مجنون عشق میں لیلی کے ہوئین کو بکو	روز محشر سے ہے بڑھکر غوث اعظم کا فراق
نبض میری دیکھکر عیسی نے لب فرما چکے	ہے ترقی پر سراسر غوث اعظم کا فراق
ایصبا کچھ رحم دلمیں تیرے آتا ہی نہین	کسقدر ہے مجھ پہ اکثر غوث اعظم کا فراق

٦٠	اپنے معشوق میں عاشق خرم و خاموش ہین شاطر عاشق کے دلپر غوث اعظم کا فراق	ے

ردیف کاف

لکھے جو وصف محمد مری ہے کیا ادراک	زبان قلم کے ہزاروں ہین اسلئے صد چاک
لکھوں کیا بندہ عاجز ہوں اوس کے در کا گدا	وہ شاہ ایسے ہین جنکو کہا خدا لولاک
کہاں وہ نور کا پیکر تو کہاں ہیہ شمس و قمر	وہ خانقاہ مبارک کے ہین خس و خاشاک
قسم خدا کی نہ خلد برین کی ہو خواہش	اگر دکھا دے خدا جسکو آستانہ پاک
رسول پاک کا صدقہ گنہگاروں سے	شفیع بنکے قیامت سے کر دئیے بیباک
عجب ہے رتبہ عالی درود احمد کا	مدام پڑھتے ہین غلمان و حور عرش افلاک

٦١	بلاؤ ہند سے شاطر کو اے شہ والا تمہارے ہجر سے بیچارہ ہے بہت غمناک	ے

اے دل وہ غوث پاک کے روضہ پہ جائین چل	اوس در کی خاک آنکھوں کا سرمہ بنائین چل

دیر سے مطلب نہ کعبہ سے غرض — نام دیوانون مین لکھواتے ہین ہم

لفظ عین الحق کہے سولی چڑھے — پھر ہو الحق کہنے گھبراتے ہین ہم

طور پر موسیٰ گئے تو کیا ہوا — نحن اقرب سے سنبہل جاتے ہین ہم

ہان میان محشر سے ہمکو غم نہین — بو لینگے احمد کہ بخشاتے ہین ہم

پیر تو اپنے محمد شاہ ہین — چشتیہ خاموشی کہلاتے ہین ہم

دستگیر استاد کے شاگرد ہین — فیض کی ہر دم دعا پاتے ہین ہم

سبز شاہ اور زرد شاہ سب گنج — پیرہن جامہ سے مین رنگواتے ہین ہم

۶۴	عشق بازی جو کوئی شاطر کرے مات دینا اوسکو بتلاتے ہین ہم	۹

کب تک غم فراق مین دل کو جلائین ہم — بیداد رس نہو اوسے کیا کہہ سنائین ہم

قسمت نہین جو دید ہو ایسی ہمین نصیب — ہر دم وہ رشک ماہ پہ قربان جائین ہم

طاق حرم سمجھ کے وہ ابروے یار کو — آداب کے سجود مین سر کو جھکائین ہم

ہے آرزو مدام کہ وہ دن خدا کرے — بس تا بنے کوئی یار مین بستر لگائین ہم

ہے کیا عجب کہ عشق مین جانا کے دوستو — آبادی چھوڑ کر کوئی ویران بسائین ہم

حال گدا اوٹھائے ہین جسکی تلاش مین — کیا شک کہ اون کے روبرو سو کر سنائین ہم

جسکو کہ شوق حاصل عشق حقیقی ہو — لازم ہے دیکھ پہلے خودی کو مٹائین ہم

جانو یقین عشق محمد سے روز حشر — دیدار حق و نعمت فردوس پائین ہم

۶۵	خاموش کسی پہ تو شاطر نہ کر ستم مظلوم خود ہین غیر کو کیونکر ستائین ہم	۵

مرے غوث الورا حقا کہ محبوب خدا ہو تم — سرِ کل غوثیا و اتقیا و اولیا ہو تم

تمہارے نور کے باعث ہوی ہے سب جہان روشن — نہین مجھکو شک اسمین کہ نور کبریا ہو تم

کہوں ہیں مدعا اپنا اگر حق سے تو کیا شاہا
نہیں تم سے جدا حق ہے نہیں حق سے جدا ہو تم
گنہگاران امت کو بچالو اے مرے محبوب
سبھی کہتے ہیں فرزند شفیع دوسرا ہو تم

۶۶	تمہارے عشق میں شاطر ہر اک کوچہ میں ہو گردان کدہر کوچہ تمہارا ہے کہو بس رہنما ہو تم	۹

معدن جود و سخا حضرت غوث الاعظم
مخزن حلم و حیا حضرت غوث الاعظم
آستان بوسی کو ہیں ملتجی ماہ و خورشید
مظہر نور خدا حضرت غوث الاعظم
مرتبہ غوثی لقبی کا اوسے ہوگا حاصل
جو کہ منظور ہوا حضرت غوث الاعظم
در دولت سے سبھی قطب ولایت پائے
منبع فیض و عطا حضرت غوث الاعظم
خفت و خیز میں جہنم کو رہے کی خواہش
منکر حمد و ثنا حضرت غوث الاعظم
ایخدا کب ہمیں دکہلائیگا بغداد شریف
مسکن شاہ ہدا حضرت غوث الاعظم
ہجر میں اونکے تو بس ور دیہہ کلمہ ہے سدا
دمبدم صبح و مسا حضرت غوث الاعظم
اے صبا گر تو سکے ہمکو لیجا کر دکہلا
روضۂ مرشد نا حضرت غوث الاعظم

۶۷	شاطر اب زاری نکر یاد کبھی تو ہوگی جب ہوا زیر لوا حضرت غوث الاعظم	۵

ردیف نون

یا رسول حق بیا دلشاد کن
این دل ویرانہ را آباد کن
دستگیر بیکسان آخر توئی
بیکسی دارم مرا امداد کن
تو زعصیان منحرف کردہ مرا
از عذاب حشر و نشر آزاد کن
یا الٰہی دشمنان شرع را
روسیاہ و خوار کن ناشاد کن

۶۹	آمدہ ہے تو شاطر پر خطا بہر عفو معصیت ارشاد کن	۷

بہلا بروں کو نہ اپنا اگر بناتے ہین ؑ
نہیں جز بہ ہے مجہہ کسکو بخشواتے ہین

کیا خدا نے ہے پیدا تمہاری امت مین
سواے آپکے در کے کہان پہ جاتے ہین

بجز تمہارے کہان جائین کرتے ہم فریاد
اگر سنو نہ سنو آپکو سناتے ہین

شفیع روز جزا آپ کے بہروسہ پر
یہہ بار سر پہ گناہونکا ہم اوٹہاتے ہین

جگر جو نشتر فرقت سے پارہ پارہ ہے
مدینہ والے کو زاری سے ہم دکہاتے ہین

بوقت پرسش منکر نکیر لیجے خبر
سوال کرتے ہی نام آپکا بتاتے ہین

۶۹
صبا حضور اقدس سے کچہہ تو مژدہ سنا
نبی یہہ شاطر عاصی کو کب بلاتے ہین
۹

مریض عشق را احمد دوا کن ؑ
مسیحا تو بہر صورت شفا کن

گنہگارم ز سر تا پا محمد
مرا از آفت محشر رہا کن

نہ دورست این بہ پیش ہمت تو
ہر آنچہ از درت خواہم عطا کن

در آنجا چون بدوزخ حکم آید
قدیمی وعدۂ خود را وفا کن

ز رحمت روز و شب امیدوارم
زبانم در ثنا گوئی فنا کن

صبا این عاشقان مصطفی را
نثار جلوۂ بدر الدجا کن

مرو خاموش قاصد در مدینہ
غلامان نبی را ہم صدا کن

الٰہی در سن محبوب الدولہ
ترقی از طفیل مصطفیٰ کن

۷۰
برین شاطر رحم فرما ولیکن
رسائی تا در خیر الوری کن
۹

کوچہ مین تیرے بوے وفا کا پتا نہین
سو برس کی بہی زندگی ہو پر بقا نہین

خالی مکان نہین جو کہ اب آکے ایک روز
دشمن ہزار ہو گئے کوئی آشنا نہین

ہر لحظہ صبح و شام جدہر دیکہو غور سے
نظر و نہین میرے تیرے سوا دوسرا نہین

موسن حرم مین دیر مین کافر ہوے مقیم
ابرو کا خم تلک مجھے تیرا دکھا نہین

دل کھر رہا ہے چھوڑ کے بستی تری صنم
صحرا بھٹکنا خوب بھلا ہے برا نہین

لاکھون طلائی خانہ جو مسکن خدا کرے
حقا کہ کنج قبر سوا آسرا نہین

ہندلولی کے زمرہ مین گر مین ہوا تو کیا ہوا
یہہ کچھ جدا نبی سے نبی سے خدا نہین

عشق مجاز عشق حقیقی سبھی کو ہے
عشقو نہین عشق احمد مرسل ملا نہین

١٧ — شاطر محمد شاہ کے قدمون پہ ہے نثار
بندہ کا قول شرع و طریقت سوا نہین — ٧

موسنو بندۂ خدا ہون مین
امتی ر سشہ ہدا ہون مین

نہ تو شاعر نہ مولوی مرشد
راقم نعت مصطفی ہون مین

کیا کرون لیکے حور و غلمان کو
عاشق سرور انبیا ہون مین

مجھکو جنت نچاہیے واللہ
طالب کوئی دلربا ہون مین

دام شیطان ہو مجھپہ کب غالب
شاغل یاد کبریا ہون مین

ساقیا جلد دے وہ جام عشق
کب سے میخانہ پہ کھڑا ہون مین

٦٢ — پیر شاطر کے ہین محمد شاہ
طرح چشتیان سدا ہون مین — ٦

نمایان دو جہان گشتہ برای تو محی الدین
بنود مقصد حق را سوای تو محی الدین

چرا گردے درین دنیا خدا مہتاب را ظاہر
اگرچہ پیدا نمیکردے لقای تو محی الدین

بسے با اولیا دیدن درین دار فنا آمد
ندیدہ ام کسے رامن بجای تو محی الدین

نشنوم من نشنوم من خدا خود شاہد این است
صدای دیگران لیکن صدای تو محی الدین

غریبا عاصیا نرا از عذاب حشر باکے نیست
اگر بر فرق ما باشد لوای تو محی الدین

بدین شاطر رحم فرما کہ بندہ لست انجوم

۷۳	ندارد آرزو درد دل سوا‌ے تو محی الدین	۹

قبلۂ کل اولیا حضرت محی الدین ہین
حق نے لاخوف علیہم کا اشارہ جو کیا
اصل کیا ہے ماہ کی جو ہمسری سے ہو نمود
نام اقدس پہ نہو کیون بار ہا دل سے نثار
حاجتین جنبہ استان فیض کے کس سے ہو حل
دل سے جو خادم ہوا ملعون کب نزدیک آئے
رو بہ روا للہ کے محشر مین جانے غم نہین
کسکو ہے قدرت کرے جو مدح خوانی آپکی

خاص محبوب خدا حضرت محی الدین ہین
لایق حمد و ثنا حضرت محی الدین ہین
مظہر نور و ضیا حضرت محی الدین ہین
دلبر خیر الورا حضرت محی الدین ہین
حاصل ہر مدعا حضرت محی الدین ہین
کیونکہ اوسکے رہنما حضرت محی الدین ہین
عاصیون کے پیشوا حضرت محی الدین ہین
برگزیدہ کبریا حضرت محی الدین ہین

۷۴	خوف عصیان سے نہو ہرگز کبھی شاطر ملول حامی روز جزا حضرت محی الدین ہین	۱۳

نائب مصطفے محی الدین
دین احمد کو زیب ہے اون سے
نور یزدان و نیر عرفان
کہاتے پیتے تہے کب مسلمان ہو
لڑکیان گیارہ ہو گئے لڑکے
اپنے دیدار سے کرو خرم
طور پر حق سے موسی باتین کئے
ماہ و خورشید کو کیا روشن
تپ فرقت کا آپکے شاہا
بحر عصیان کے اب تلاطم مین

واصل کبریا محی الدین
رونق دوسرا محی الدین
شمس ماہ ہدا محی الدین
غیر حکم خدا نہے الدین
کی یہہ ادنی عطا محی الدین
ہون فدا تمپہ یا محی الدین
غش تمکو ملا محے الدین
آپکا نور پا محے الدین
کیا لکہون ماجرا محی الدین
غرق ہو نہین سدا محی الدین

نہین معلوم حشر مین میرا — حال کیا ہوے گا محی الدین
آپ کے فیض سے نہین خالی — اولیا اتقیا محی الدین

۷۵ — جان سے دل سے شاطر بھی
اب آپ کا ہوگیا محے الدین — ۷

ہین گوہر بحر فیض اتم حضرت مخدوم علاء الدین
مشہور ہے اونکا دست کرم حضرت مخدوم علاء الدین
کیا اون کی ریاضت مین لکہون طاعت مین خدا کے زیر درخت
کئی سال تلک سے تھے کہڑے ہمہ دم حضرت مخدوم علاء الدین
کلیر ہے مبارک شہر اونکا بیشک ہے مقام خلد برین
دل جان فدا اون پر ہر دم حضرت مخدوم علاء الدین
بتلائے کرشمہ وہ نادر عیسے کا بہی رتبہ ہے عاجز
کیا خوب تہے نبیون کے ہمدم حضرت مخدوم علاء الدین
ہین راہ طریقت مین صابر ناچیز کرے کیا اونکی ثنا
ہین راز الہی کے محرم حضرت مخدوم علاء الدین ؛
محبوب ملایک جن و بشر معشوق خدا قطب دوران
دکہلادو مجہے اب نور قدم حضرت مخدوم علاء الدین
شاطر ہے غریق بحر خطا بس آپ سے ہر دم ہے یہ دعا
سب دور ہون اوسکے رنج و الم حضرت مخدوم علاء الدین

۷۶ — ۷ ردیف واو — ۷

خواہان یہہ دل نہین ہر کہ جنت حصول ہو — پہ مصطفےٰ کے در کی زیارت حصول ہو
منکر کو اونکے نار جہنم ہے شک نہین — عاشق کو اونکے خلد کی نعمت حصول ہو

بے دین اگرچہ کلمۂ طیب پڑہے تو کیا — لیکن بصدق دل سے محبت حصول ہو
ہر دم دعا طلب تہے سبہی انبیا ام — یارب ترے نبی کی امامت حصول ہو
شاہان روزگار سے مطلب نہین ہے کچہہ — اوس آستان پاک کی خدمت حصول ہو
صدقہ سے نور عین جناب حسینؑ کے — ہمکو بہی کوئی دم مین شہادت حصول ہو

٧٧	شاطر کی یہہ مراد ہے بر لاؤ یا نبی عصیان سے روز حشر نہ خجلت حصول ہو	٧

اے عاشقو مدینہ کو اب جائینگے چلو — روضہ رسول پاک کا دیکہہ آئینگے چلو
کیا خوف رہزنون سے ہے مرنیکا جبکہ شوق — اوس سر زمین پاک مین لٹ جائینگے چلو
حاصل نہین فراق مین تڑپین تمام عمر — خود مصطفےٰ کو حال یہہ دکہلائینگے چلو
عاشق جبہی تو ہونگے ہم جسم و جان کو — پروانہ وار شمع پہ جلوائینگے چلو
کوچہ مین مصطفےٰ کی اگر موت آئیگی — بیشک مقام خلد برین پائینگے چلو
دار فنا کی شاہی سے دل اپنا توڑ کر — جاروب کش مدینہ کے کہلائینگے چلو

٧٨	تختہ مین خادمان محمدؐ کے دوستو شاطر کا نام عجز سے لکہوائینگے چلو	٩

جناب پیمبر کے در کا جسے بوسہ میسر ہو — مسلمانون ذرا سوچو اوسے کب خواہش زر ہو
یہی شمس و قمر انجم درخشان ہین جو روز و شب — تمنا ہے کہ اک لحظہ اوسی روضہ کا چکر ہو
نہ کیون ہووے وہ لاثانی جب ایسا نسب ایسا — نبی نانا حسنؑ بابا وہ دادا جسکا حیدر ہو
بلا شک اونکے صدقہ سے مقاصد کیون نہو حاصل — در عالی پہ جو آوے گدائی سے سکندر ہو
گل بغداد جو سونگہے اوسی سے پوچہو عاشق — کبہی چاہے نہ دل اوسکا اگرچہ عطر عنبر ہو
یقین سمجہو کہ ایک ہی نظر سرکار دو عالم سے — اگر ناچیز ہو کوئی ولایت مین قلندر ہو
مسیحائی کو مت پوچہو ہزارون ہوگئے زندہ — سوا عیسیٰ کے تہا انکو یہہ رتبہ ہان نہ کیونکر ہو

مرید خاندانی ہوں بلا لو یا محی الدین / وہ آوے تم تلک کیونکر جو بے پر کا کبوتر ہو

مرے مرشد مرے رہبر محمد شاہ ہاشم ہیں
بجا لو شاہ شاطر کو غلام اونکا نہ در در ہو

۷۹ | ردیف ہا | ۱۲

اللہ رے کیا خوب ہے سودائے مدینہ / اور رشک دہ خلد ہے ماوائے مدینہ

صدقہ کروں سو گلشن دنیا و جنان کو / حق جل و علی مجھکو جو دکھلائے مدینہ

نا عطر سے رغبت کرے نا مشک ختن کو / سونگھیگا جو خوشبوئے گلہائے مدینہ

سالار دل و دین ہیں جہان جلوہ نما ہیں / کیا رتبۂ اعلا ہے سراپائے مدینہ

پلکون سے میں جاروب کشی کیون کرون نہ جب / خدام بنا کر مجھے بلوائے مدینہ

اللہ کی قسم تشنگی شوق سے ہے بے چین / ہر لحظہ مرے دل پہ ہے سودائے مدینہ

اب چین نہیں ہے لگو نہیں طاقت رفتار / ہے روز ترقی پہ تمنائے مدینہ

مرتے ہی مرا دفن ہو اسطرح خدایا / لاشے سے یہان روح کو ملجائے مدینہ

اے باد صبا منہ سے ہے دل مرا افشاں / ہر طور دکھا دے مجھے صحرائے مدینہ

عاصی کو اگر خواب میں ہو بوسہ میسر / بیشک ہے اوسے حشر میں بخشائے مدینہ

جسکو ہے نہیں حب رسول الثقلین / کوسون اوسے لعنت سے ہی بہگائے مدینہ

۸۰
سر سبز وہیں اور سوئے مدینہ رہو خاموش
دکھلائیگے شاطر تجھے مولائے مدینہ
۷

فیض بخش جہان رسول اللہ / حامی امتان رسول اللہ

دست قدرت میں آپکے سب ہے / سب زمین آسمان رسول اللہ

خلقت پیدا نکرتا کچھ لاریب / گر نہ آتے یہان رسول اللہ

کیا کہیں حال ہم غریبوں کا / کب ہے تمسے نہان رسول اللہ

غرق عصیان کی بحر مین ہین ہم — اے شفیع گارواں رسول اللہ
در اقدس ہے انکا قبلہ — کعبۂ عاشقاں رسول اللہ

۷	ہند سے اب بلاؤ شاہ ظفر کو ہجر مین ہے تپاں رسول اللہ	۸۱

بجا ہے عرش اعلی ہے رسول اللہ کا روضہ — سبہی روضون مین اونچا ہے رسول اللہ کا روضہ
وہ جالی مبارک ہر ملمع نور ہے حق کا — وہ رشک چاند تارا ہے رسول اللہ کا روضہ
مدینہ پاک مین اوسکے کلس کی ہے تجلی سب — عجب کچھہ نرالا ہے رسول اللہ کا روضہ
تعجب کیا جو دیوارون مین صورت دیکھئے کوئی — نگینہ سا صفا ہے رسول اللہ کا روضہ
قسم ہے وہ کرے ہرگز نہ خواہش باغ جنت کی — خدا جسکو دکھایا ہے رسول اللہ کا روضہ
ملایک کا وہی مصدر وہان ہے حور کا مجمع — بہشت کو بھی سہارا ہے رسول اللہ کا روضہ

۱۱	دکھا دے اے خدا محمد شاہ کا خادم یہی رکھتا تمنا ہے رسول اللہ کا روضہ	۸۲

یار اپنے ہی بر مین ہے واللہ — راست بین کی نظر مین ہے واللہ
جس سے پوچھو مکان تو وہ کہتے — نحن و اقرب کے گھر مین ہے واللہ
شش جہت عرش و کرسی لوح و قلم — شمس و انجم قمر مین ہے واللہ
آسمان و زمین مین کل موجود — اوسی گل کے جگر مین ہے واللہ
گاہ قطرہ مین گاہ دریا مین — گہ صدف گہ گہر مین ہے واللہ
کبھی مادر کے شکم مین پنہان — کبھی پشت پدر مین ہے واللہ
تخم مین برگ مین گلستان مین — اور شاخ و شجر مین ہے واللہ
ہفتہ و ماہ و سال مین ہر دم — دیکھو شام و سحر مین ہے واللہ
شیخ کعبہ مین جسکو پاتے ہین — برہمن کے حجر مین ہے واللہ

یار ملنے کا سب زمین سے کہے ۔ کہتے ہین ہر گندر مین ہے واللہ

۸۲ ۔ جب احد مین دیکھہ لے شاطر ۔ یار اپنے ہی بر مین ہے واللہ ۔ ے

ردیف یا

احد مین اور احمد مین فقط اک میم پردہ ہے ۔ یہہ باطن حق ہے ہے واصل یہہ ظاہر اوسکا بندہ ہے

محمد گر نہوتے تو قسم رب کی نہ کچھہ ہوتا ۔ قدم پاک کے باعث بنا ہستی کا تختہ ہے

بجز کامل کے ہو کب حل یہہ عقدہ نحن واقرب کا ۔ رگ و پے مین اگر دیکھو دکہاتا اپنا جلوہ ہے

درخشان ہے سماپر جو مہ و خورشید صبح و شام ۔ اوسے نور کف پا کا سمجھہ لو یہہ اوتارا ہے

جو موجود انکا تہا واجب ہوا لولاک کا چرچا ۔ نبوت سبکو تہی لیکن نہین ہے یہ رتبہ ہے

شراب جام وحدت سے حرم مین ہے کوئی بیخود ۔ کوئی میخانہ مین غلطان عجب قدرت کا نقشہ ہے

۸۳ ۔ فدا ہو جان و دل سے تو محمد شاہ پر شاطر ۔ شریعت مین رہو قایم طریقت کا یہہ نکتہ ہے ۔ ے

عشق بازی اور ہے اور جان نثاری اور ہے ۔ عاجزی سبکو ہے لیکن خاکساری اور ہے

دل مین پہونچی جسکے ہو عشق رسول اللہ کی ۔ بس غنی کہتے ہین اوسکو مالداری اور ہے

انبیا لاکہون ہوے پر مصطفائی کے لئے ۔ آیت لولاک سے ہان شانداری اور ہے

ہم تو پیلینے ہین پینے کو شراب عاشقی ۔ ہاتہہ سے محبوب کے دیکھو خماری اور ہے

دیر مین مین ہی برہمن او شیخ کا کعبہ مکان ۔ روز ن تسبیح مین زناری داری اور ہے

تم نہو مغرور ہرگز یہہ صلوٰۃ و صوم پر ۔ بندگو صاحب کی اپنے حق گذاری اور ہے

۸۴ ۔ نحن واقرب کے اشارہ سے خدا کو بہول مت ۔ باطناً تو اسمین شاطر رازداری اور ہے ۔ ے

جسدن که مدینہ مین نبی یاد کرینگے ۔ ہر روز سدا وصل سے دل شاد کرینگے

ہوتی ہے بسر عمر ہماری جو گنہ مین / روضہ سے چھٹ جائین کے فریاد کرینگے

دل فرقت احمد مین جو ویران ہوا ہے / تکلینگے جب اس شہر سے آباد کرینگے

مقدور خدا دیوے تو ہے دل مین تمنا / سو شوق سے وان مجلس میلاد کرینگے

عاشق ہون صبا کہیو تو کبھی آکے سنا دو / جو سرور عالم مجھے ارشاد کرینگے

عصیان کے سبب نار جہنم سے نہین غم / وہ شافع محشر ہمین آزاد کرینگے

۸۶

شاطر تو نہ ڈر حشر سے اور ہو نہ ہراسان
مولائے مدینہ تری امداد کرینگے

۹

ستم فرقت سے ہے شاہا خراب و جفا جگر / محمد مصطفیٰ جلدی مدینہ مین بلا لیجے

مرے قبلہ مرے کعبہ تمنا ہے یہی دل کی / زیارت آپکے در کی کسی دن تو کرا دیجے

وطن مین زندگی ہمکو بہت ہی تنگ ہو حضرت / مدینہ پاک کے کوچہ مین بس تھوڑی سی جا دیجے

تمہارے آگے رتبہ کے مسیحائی بھی ہے شہ سرور / دل مردہ طلبگارون کو بھی تم سے جلا دیجے

مرے شہپر مین سنگ حرص نفسانی بندھا ہے چرخ / تمہارے تک اڑون کیونکر بھلا تدبیر کیا کیجے

جمال پاک کے قابل اگر آنکھیں نہین ہین یہ / تو کحل بادہ خاک پا ذرا سرمہ لگا دیجے

دما دم تشنگی ہجر سے ہین جان بلب ہو لا / شراب وصل مشتاقون کو اب تھوڑی پلا دیجے

ہم اپنا نامۂ اعمال لاتے ہین سیہ کرکے / خدا کے رو برو آقا نہین باتین بنا لیجے

۸۷

دکن مین شاطر عاصی محمد شاہ کا خادم
بہت ہے مضطر و گریان رخ انور دکھا دیجے

۹

محمد پہ قربان دل و جان ہے / دل و جان کیا بلکہ ایمان ہے

محمد کی یارو عجب شان ہے / کہ جسکی گواہی کو قرآن ہے

محمد کو گر مذہب عشق مین خ / خدا بھی کہینگے تو امکان ہے

محمد کے باعث سے ظاہر ہوا / خدا کی خدائی کا میدان ہے

محمد کا رتبہ خدا کے سوا	کوئی جانے کیا کسکو پہچان ہے
محمد یہی احمد ہے احمد احد	فقط میم میں عقل حیران ہے
محمد کے در پر رکھوں سر کبھی	خدایا یہی دل کی ارمان ہے
محمد محمد کی ہر دم پکار	یہی مغفرت کا تو سامان ہے

۸۸	محمد بلا لو مدینہ میں اب یہ شاطر دکن میں پریشان ہے	۹

سید اسرور شاہان بہ گدا یا مدد ے	ساکن عرش علا خسرو دوران مدد ے
ہاشمی مطلبی و مدنی و عربے	تو قریشی لقبی فخر سلیمان مدد ے
گفت لولاک لما در صفت خالق کل	باعث کون و مکان مطلب یزدان مدد ے
لی مع اللہ سفر د بر تو بلا شک شاہا	محرم سر خفا نیر عرفان مدد ے
بعد مردن چو گذارند مرا در تاریک	نور ایمان مدد ے مہر درخشان مدد ے
روز و شب در غم ہجرت بخدا سوزانم	کن فدا بر در والا بہ غریبان مدد ے
ہیشود بار گنہ بر من عاجز بے حد	عقدہ مشکل بکشا شافع عصیان مدد ے
نہ عبادت نہ سخاوت نہ نکوئی دارم	وقت پرسش چہ کنم بے سر و سامان مدد ے

۸۹	شاطر از جان و دل آمد بگروہ خاموش گوہر بحر کرم صاحب احسان مدد ے	۷

ہر اک سو جشن میلاد نبی ہے	گنہگاران کی آمد کی خوشی ہے
مکان آمنہ میں سر نتی ہے	وہ دھوم مرحبا ہر دم مچی ہے
ملایک حور و غلمان کو خدا سے	مبارکباد کی خدمت ملی ہے
ستارہ مشتری ہے سعد اکبر	نحس ساعت جہنم میں چلی ہے
لکھوں توصیف کیا رشک قمر کی	کہ جس سے دو جہان روشن ہوئی ہے

تعالی اللہ مکہ مین بصد جاہ	تولد ہو گیا حق کا ولی ہے
۹۰	دکہایا رب یہہ شاطر کو مدینہ بہت دن سے تمناے دلی ہے
کہان قدرت ہے اتنی مجہہ گدا کی	کہ لکہے وصف شاہ دوسرا کی
نبی صد ہا ہوے پیدا ولیکن	نبوت حق انہین پر انتہا کی
کہان پہنچے مہ و خورشید و انجم	تجلی تک مرے بدر الدجا کی
میسر جسکو ہو آب مدینہ	کرے خواہش وہ کب آب بقا کی
اوٹہالاؤ کوئی اوس در کی مائی	کہ تاثیر اوسمین ہے خاک شفا کی
ابابکر و عمر عثمان و حیدر	ہے الفت انکی الفت مصطفے کی
۹۱	بلا لو ہند سے شاطر کو احمد اوٹہا ہے دل قسم ہے کبریا کی
آج خیر الورا کا صندل ہے	آج شاہ ہدا کا صندل ہے
یہہ وہ دن ہے کہ سب دوڑ پڑین	احمد مجتبیٰ کا صندل ہے
فوج سے جسکے ہے جہان پرور	یہہ وہ بدر الدجی کا صندل ہے
جسکو رتبہ ملا شب معراج	وہ رسول خدا کا صندل ہے
جسکے جلوہ مین تمام حور و ملک	واہ کیا مصطفی کا صندل ہے
عاصیون کو نجات کیون نہ ملے	شافع دوسرا کا صندل ہے
۹۲	امتی جسکے ہم ہین اے شاطر وہ شہ دوسرا کا صندل ہے
جسکو تاب جدائی نہین مجہ لا کسی طور سے کلہہ اوکہا دیجے	یا خواب مین تم آوپیا یا پاس ہی اپنے بلا لیجے
زاری مین بسر دن ہوت ہے پہر رین خبر کیا ہوت ہے	بس میم کی گہونگٹ یا احمد قربان ہون مین تم اوٹہا دیجے

جیو دیکھنے کو تورے ترسے نہیو زینت کا سر پہ بر ہے
تورے دیس میں کیسے آؤں صنم کوئی ڈھنگ تو اس کا بتا دیجے

تورے گلیا ہو کوئی او سے ہر سجیہ مقصد کل کو پاوت ہے
مرے قسمت کیتک سو تو سے تمہیں اپنے دیا سے جگا دیجے

اس ہند نگر میں اے شاہا من لاگے نہیں سخ کس جق کی
او سی کو مدینہ کی خاک بنوں یہہ حسرت دل کی مٹا دیجے

ہے بحر ظلم میں کشتی سب مال و متاع عصیاں کا بہرا
تا ڈوبے ہے نہیں ہو ہے پار نبی یہہ ناؤ ٹھکانے لگا دیجے

۹۳	شاطر ہے غلام شاہ اوسے سیر دکن بہاتا ہی نہیں بیطرح اوٹھا ہے دل الکیان بیسر بنگری دکھلا دیجے	۷

نقاب نور منہ پر ہے اوٹھا او غوث صمدانی
دکھا دو چہرہ انور مرے معشوق ربانی

کہاں قدرت مری ہے یہہ کہ رتبہ آپکا لکھوں
نواسے خاص ہو احمد کے یا محبوب سبحانی

کہاں وہ عارض انور کہاں یہہ لالہ و جوہر
کہاں یہہ سنبل پیچاں کہاں وہ زلف نورانی

اگر دندان انور کو جو دیکھوں تو کہاں موتی
کہاں یاقوت کو نسبت عجب ہے مجھکو حیرانی

یہی ہے آرزو ہر دم طفیل سرور عالم
ہمیشہ آپکی ہو لا رہے مجھپر نگہبانی

لکھوں اوصاف میں کیا کیا تمہارا اے مرے خواجہ
سر اقطاب ہو بیشک تمہیں اے قطب ربانی

۹۴	بروز حشر شاطر کو بزیر سایۂ داماں چھپا لیجے کہ خادم ہوں محی الدین جیلانی	۵

تری ہجرت سے ہوں غمناک یا محبوب سبحانی
ہوا ہے دل مرا صد چاک یا محبوب سبحانی

اگر مجھکو میسر ہو کہ ہوں سرمہ میں انکھوں کا
در عالی کی مشت خاک یا محبوب سبحانی

خدا نے ہے کیا تمکو سر کل اولیاے دین
لکھوں کیا وصف ذات پاک یا محبوب سبحانی

تمہارے جسم اطہر کو حریر اطلس سے کیا نسبت
عجب کمبل کا تہا پوشاک یا محبوب سبحانی

۹۵	تمہارے فیض و رحمت کا جو شاطر پر ہے سایہ قیامت سے رہے بیباک یا محبوب سبحانی	۹

محبوب ہیں مرے افسر محی الدین جیلانی
مرے والی مرے سرور محی الدین جیلانی

اونہین کے روے انور سے مہ و خورشید ہین روشن	ہین بیشک عرش کے گوہر محی الدین جیلانے
ذرا محبوب سبحانی کے معنی غور سے دیکھو	خدا کے خاص ہین دلبر محے الدین جیلانی
تمامی اولیاء دین تمامی مقبلان رب	ہین سب سے رتبہ مین برتر محے الدین جیلانی
کنگ و مژون سلک کے مروے کئے ایک آن مین زندہ	ہوے عیسی کے بھی ہمسر محی الدین جیلانی
مرے حق کی خدائی مین بہلا کسی جارے پیر اپنا	نہین چرچا کئے اظہر محی الدین جیلانی
جو منکر غوث ہے بیشک خدا کی اوسپہ ہے لعنت	پھراتے ہین اوسے در در محی الدین جیلانی
سگ دربان جو اونکا ہے اوسے کیا ڈر ہے محشر کا	عزیز و اوسکے ہین سر سر محی الدین جیلانی

۹۶	یہہ شاطر بندۂ کمتر پڑا ہے ہند مین نالان دکھا دو روضۂ انور محے الدین جیلانی	۷

غوث اعظم امیر جیلانے	قطب عالم محب ربانے
در دولت پہ آپ کے دیکھو	حور و غلمان کو ہے دربانی
فیض عالم کے آستانہ پر	سارے مخدوم کی ہے پیشانی
کیسا رتبہ کیا ہے حق اونکا	جسکو فرمایا قطب لاثانے
اون کے باعث سے ہے جہان پرنور	کیسا پر تو ہے نور رحمانی
اولیا دوش پر قدم کو رکھے	اونہین سے پاے تاج ذیشانی

۹۷	ترے حامی ہین غوث اے شاطر بس اونہین کی تو کر ثنا خوانی کو	۷

یا شاہ جیلان امداد کیجے	ہم بیکسون کا دل شاد کیجے
حرص و ہوا مین ہین مبتلا ہم	مرشد ہمارے ارشاد کیجے
بستی ہماری ویران ہے ساری	محبوب یزدان آباد کیجے
ہے دام شیطان یا قطب دوران	بس تم چھڑا کر آزاد کیجے

جو بغض رکہے حضرت سے اوسکو
خلد برین کا خواہان نہین ہون

دونون جہان مین تماشا کیجے
ہان جاے میری بغداد کیجے

۹۸	شاطر غریق عصیان ہے یا غوث روز قیامت امداد کیجے	۸

جلوہ فرما حضرت غوث الورا کی دہوم ہے
سب ملک جن و بشر دیتے مبارکباد ہین
شادہو رضوان در گلزار جنت کہو لکر
شان مین جنکے کرا لا خوف علیہم ہے عیان
اوس رخ پر نور سے روشن ہوئی سب کائنات
پیر پیران شاہ جیلان مقبل و محبوب رب
مالک گنجینہ اسرار حق سالار دین

افسر کل اتقیا و اولیا کی دہوم ہے
ہر زمین ہر آسمان مین مرحبا کی دہوم ہے
ہے مچا یا آمد شاہ ہدا کی دہوم ہے
اوس جناب حسن سیرت باصفا کی دہوم ہے
معدن انوار حق جل و علی کی دہوم ہے
وہ جگر بند جناب مصطفی کی دہوم ہے
منبع فیض و کرم فضل و عطا کی دہوم ہے

۹۹	شاطر عاصی ہنو تو خوف محشر سے حزین ہر طرف آمد شفیع دوسرا کی دہوم ہے	۷

عاشق نور جل و علی حضرت شاہ خاموش ولی
طریقت مین ہادی جام محبت کے ساقی
حکم خدا سے روز و شب خواہان تہے مقصد مطلب
خواجہ معین الدین حسن اجمیری بیشک وزن
شہر دکن مین ہے انکا روضہ نورانی یکتا
جاے پہ اونکے محمد شاہ پیر ہین عارف عالیجاہ

فیض کے معدن بحر سخا حضرت شاہ خاموش ولی
دست دعا سے عقدہ کشا حضرت شاہ خاموش ولی
دین نبی کے راہنما حضرت شاہ خاموش ولی
رہتے تہے ہر روز فدا حضرت شاہ خاموش ولی
جلوہ فگن ہین صبح و مسا حضرت شاہ خاموش ولی
کی ہے اونکو فیض عطا حضرت شاہ خاموش ولی

عشق نبی مین ہے مضطر شاطر عاصی کمترین
اوسکو مدد اب کیجئے یا حضرت شاہ خاموش ولی

۱۰۰	مثلث	۵

محبوب کے لبِ روضہ پہ جا کر کے تو دیکھو | اوس راہ میں تم صدمہ اوٹھا کر کے تو دیکھو
اوس نام اپنے کو فدا کر کے تو دیکھو

دہلیز نہیں سمجھو اوسے عرش علا ہے | وہ خاک در پاک کہان خاک شفا ہے
سر عجز سے اوس در پہ جھکا کر کے تو دیکھو

جو غوث کے دربار میں عرضی کو لجاوے | فی الفور وہی غوث سے مقصود کو پاوے
کچھ اپنے لئے تم بھی دعا کر کے تو دیکھو

بغداد کو جو دیکھون مین صدقے سے نبی کے | بغداد ہے عجب رنگ وہان شوق و خوشی ہے
اے لوگو ذرا کوئی لجا کر کے تو دیکھو

امید ہے شاطر کی یہی صدر دو عالم | ہر مقصد دین اور مشکلین آسان ہو ہر دم
روضہ پہ مجھے اپنے لجا کر کے تو دیکھو

۱۰۱	مخمس بر قصیدۂ حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ	۹

عاشق باصفا معین الدین | مہر و شمس ہدا معین الدین
بحر لطف و سخا معین الدین | مظہر کبریا معین الدین
دلبر مصطفی معین الدین

دوستو مرتبہ لکھون مین کیا | شک نہین خواجگو نمین ہین یکتا
آئینہ حق نما ہے رخ انکا | سرور راد لیا حبیب خدا
بخبہ مرتضی معین الدین

حکم خالق پہ رات دن شیدا | محو ہے دید حق مین سرتاپا
کچھ عجب راز ہے خندا انکا | خط ہذا حبیب رخ پہ تھا

کون مٹتا ہوا معین الدین

مین گدا ہون اور بادشاہ تم ہو — بندگون کیطرف ذرا دیکھو
دمبدم ہے یہی صدا سنلو — اپنے در کے سوا کہین مجھکو

در بدر مت پھرا معین الدین

معصیت سے ہو نمین بہت نادم — کہان طاقت رکھے یہہ آثم
آپکی مدح کا بنے راقم — مین ہون مشہور آپکا خادم

ہو بھلا یا برا معین الدین

سیف صد حیف جو تمہارا ہو — غم فرقت مین چھوڑ دین اوسکو
اے شہ ہند اے مرے خسرو — نفس شیطان کے دام سے مجھکو

جلد کیجے رہا معین الدین

عرض بندیکی کیجئے مقبول — مقصدین اور مراد ہو وین حصول
یاد حقمین کرو مجھے مشغول — ہے لقب آپکا عطاے رسول

کرو مجھپر عطا معین الدین

شکر صد شکر خالق اکرم — بطفیل رسول شاہ امم
داخل سلسلہ ہون حق کی قسم — اسم اعظم تمہارا بس ہر دم

ہے وظیفہ مرا معین الدین

بحر دل کو ہے عشق کا یک جوش — تا بہ کے شاہ دین یہہ جوش و خروش
اب تو شاطر کو ہے نہ تاب و ہوش — خوف دل مین نرکہہ ہوں بس خاموش

ہے وسیلہ ترا معین الدین

۱۰۲ مخمس بر قصیدہ قاضی ۷

خدا کو بھی ایسا پیارا ہوا — کہ پیدا نہ کوئی دوبارہ ہوا

سر لامکان کا ڈولا را ہوا | خداوند عالم تمہارا ہوا

تمہارا ہوا کیا ہمارا ہوا

ہے عاجز کی شاہا یہی عرض دل
اگر تم نہ دیکھے رہا پا بگل

گناہونکا بوجھ کیا ہے خجل
کہاں بار غم اور کہاں میرا دل

یک آئینہ تھا پارہ پارہ ہوا

شفاعت کو محشر کے پاشاہ دین
بچالین گے دوزخ سے سمجھے تمہین

تمہارے سوا حق ہی کوئی نہین
اجی آپ ستار ہین شک نہین

مرا عیب کیون آشکارا ہوا

ہے صبح و مسا یہہ تمنا سدا
مری جان دل اونپہ ہووے فدا

وہ پاے مبارک کو چومون ذرا
ثنا جسکی ما ذاغ حق نے کہا

اون انکھونکا سون مین تو مارا ہوا

یہی التجا ہے مری دمبدم
نچھوڑونگا ہرگز خدا کی قسم

دکہا دیوے قسمت جو اونکے قدم
مین پوچھون سلے گروہ بحر کرم

یہہ کیون ہمسے تمکو کنارہ ہوا

حجر سے کئے آپ پیدا شجر
نصارا یہودی ہوے دربدر

یہہ ظاہر کرشمہ ہے شق القمر
نکل آیا مطلب ہمارا ادھر

جدہر ابرو نکا اشارہ ہوا

ہزارون جدائی کے صدمہ سہے
تو شاطر کا دل دید سے پھر نہ ہے

جو اک شب مقدر منور ہوے
کہلی انکھہ قاضی کو پہر ناد کہے

یہہ غفلت پہ میرے اشارہ ہوا

بیان چه طور کنم حال انتهاے فراق — مدام چرخ کهن میدهد صداے فراق
رسید تا بکجا بحر اشکهاے فراق — مباد کس چو من خسته مبتلاے فراق
که عمر من همه بگذشت در بلاے فراق

به آتش غم و اندوه هر زمان سوزان — چو در بلاش مه نور چشم دل حیران
هنوز کس نشده حال غم زده پرسان — غریب و عاشق و مسکین حقیر سرگردان
کشیده محنت ایام و داغهاے فراق

امید وصل تو بس کرد صبح سارویم — نماند طاقت و تاب توان سر مویم
خوشا نگاه کرم یک اگر شود سویم — کجا روم چه کنم حال خود کرا گویم
که داد من بستاند دهد جزاے فراق

نه بال و پر که بسویت بجز می تازم — نه پا پیاده مجالے که آمده نازم
نه قدرتے زر والا توئی که بنوازم — فراق را بفراق تو مبتلا سازم
چنانکه خون بچکانم ز دیدهاے فراق

ز دام عشق مرا ساعتے رهائی نیست — یقین شده که نتیجش بجز بلائی نیست
بیا و ترک کن این طرز آشنائی نیست — ز درد هجر فراقتم دمی خلاصی نیست
خداے را بستان داد و ده سزاے فراق

مجال نیست که باشم مدام صبح و مسا — بیاد روئے تو الا چنین شدم شیدا
که بوستان دل آشفته میکند سودا — من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا
مگر بزاد مرا مادر از براے فراق

نه طاقتے که فدا سر براه تو بکنم — نه همتے که رسد تا بروے تو نظرم
هزار حیف که آمد نه ساعت سفرم — اگر بدست من افتد فراق را بکشم
بآب دیده دهم باز خون بهاے فراق

بہ ناوک نظرت شد نشانہ جور و پپسے
بسوئے کلبۂ شاطر برائے حق گذری

خوشا نصیب کہ گاہے بعاشقان نظری
بداغ عشق تو حافظ چو بلبل سحری

زند ہر روز و شبان خون شہان لوح آفاق

۱۰۵ | مسدس | ٥

اے غوث پاک کیا ہے رتبہ ترا کبیر
شاہ و وزیر ہیں ترے درگاہ کے فقیر
سب اولیا میں ہے تو ہی ذیشان بے نظیر
ہر ایک عاصیوں سے یہی آتی ہے نفیر

یا پیر دستگیر تو یا پیر دستگیر
افتادہ مقاصد قلبی ہست این حقیر

طاقت کہاں کہ ہو سکے رتبہ ترا رقم
تیرے قدم پاک سے کافر ہوئے بدم
سب اولیا نے دوش پہ اپنے لیا قدم
بس یہ دعا قبول ہو اے شافع امم

یا پیر دستگیر تو یا پیر دستگیر
افتادہ مقاصد قلبی ہست این حقیر

اہل جہان سچ تجھے کہتے اے ولی
ہمکو تو بس نصیب ہو بغداد کی گلی
فرقت سے تیرے ہمکو ہے دشوار زندگی
ارض و سما کے تخت کی تجھکو ہے سروری

یا پیر دستگیر تو یا پیر دستگیر
افتادہ مقاصد قلبی ہست این حقیر

بے مثل و بے نظیر تجھے کیا سرائیں ہم
جز تیرے حال زار یہ کسکو سنائیں ہم
عاصی حشر عاصیان تجھکو ہی پائیں ہم
بس بارگاہ پاک میں یہ عرض لائیں ہم

یا پیر دستگیر تو یا پیر دستگیر
افتادہ مقاصد قلبی ہست این حقیر

پیرون کے آپ پیر ہو یا شاہ بحر و بر
لیجے خدا را تو شاطر عاصی کی بھی خبر

سنتے دید کا تمہارے ہر اک آن تشنہ لب — امید ہے بچاؤں دریا کے چھوڑ کر

یا پیر دستگیر تو یا پیر دستگیر
افتادہ مقاصد قلبی ست این حقیر

١٠٦	دیگر	٥

ہر قطب دوران ہو یا غوث اعظم — ہمیں شاہ جیلان ہو یا غوث اعظم
در عرش سبحان ہو یا غوث اعظم — بحق دین و ایمان ہو یا غوث اعظم

منہ کو گلاب و عطر سے دہو کر نام علا جو کیجے حضور
حمد و ثنا کب ہو وے ادا یہ کسکو ہے مقدور

وہ نور مبارک بلا ریب و بے ظن — جو دیکھا سے خود کو کرے خاک مدفن
یعنی کہ تجلی ہے چو ماہ روشن — جمال جلالی تلک ہو نہ بد زن

عاشق دیدار حضرت کو جو پر تو اونکا دکھائے
جام شراب عشق سے ہو کر مست الہی کہلائے

در فیض سے سب ولی ہوئے مکرم — ولایت جنہیں پائے ہوئے قطب عالم
مگر غوث اعظم سبھی کے ہیں حاکم — لگیں آپ ہو کر سکے سب کو خاتم

ماشاء اللہ اللہ اللہ حق نے کیا کیا خوب
شاہ شہان اور فیض رسان ہو کر کے ہو محبوب

وہ روضے کا بوسہ خدایا کبھی تو — نصیب غلامان غوث الورا ہو
سمجھتے نہیں کیتے بغداد کسکو — صبا تجھسے ممکن ہو دکھلائے ہمکو

یارب ایسی قسمت کر تا دیکھیں یہ عمر خفیف
شہر مدینہ گنج شہیدان کوئی نجف بغداد شریف

الا ان جسکو کہا حق بجا ہے — وہی شان والا کا رتبہ دیا ہے

تمنا خدایا مری تجھسے کیا ہے — فقط پیر و مرشد کا بس آسرا ہے

شاطر عاصی عشق میں نالان فرقت یار میں مدہوش
روے منور کے پرتو سے کب ہوگا بیہوش

۷	مسدس دعائیہ	۱۰۷

ربنا بندۂ گنہگارم
در گلستان عبدیت خوارم

بخشش و فیض را طلبگارم
میکند روسیاه کردارم

شفع الینا کریم یا غفار
خذ بیدینا رحیم یا ستار

این زبان لایق ثنایت نیست
چه کنم قدرت اطاعت نیست

سر من قابل عبادت نیست
بس بجز تو کسے حمایت نیست

شفع الینا کریم یا غفار
خذ بیدینا رحیم یا ستار

عمر من شد تلف به نادانی
تا بکے اینچنین پشیمانی

قید گشتم بحرص نفسانی
هر چه هست حال ما تو میدانی

شفع الینا کریم یا غفار
خذ بیدینا رحیم یا ستار

یا مجیب الدعا اجب اذنا
بخشش تو آدم نداء خطا

غرق عصیان شدم ز سرتا پا
وعف عنا وکن لنا شاہا

شفع الینا کریم یا غفار
خذ بیدینا رحیم یا ستار

آتش شوق میشود روشن — می طپد دل العشق شاد زمن

زیست دشوار ہست بے شک غزان | من ورا و رفت خوار ہم او در من

شفعٔ الینا کریم یا غفار
خذ بیدنا رحیم یا ستار

من مجنون چہ وصف او گوید | دمبدم دل کہ لیلیٰ بر جوید
مثل پروانہ بر شمع سوزد | عقل ناچیز تا کجا پوید

شفعٔ الینا کریم یا غفار
خذ بیدنا رحیم یا ستار

سوئے شاطر بکن ز لطف نگاہ | کن مشرف ز روضۂ والا
بس بنازم ازین مراتب جاہ | شد بدل خادم محمد شاہ

شفعٔ الینا کریم یا غفار
خذ بیدنا رحیم یا ستار

تمت

معجزہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تم سنو مومنو بصدق و صفا | ہے بیان معجزہ یہہ حضرت کا
وصف احمد مین ہے قلم کو جوش | دل لگا کر سنین یہہ جب با ہوش
بیٹھے مسجد مین تھے رسول خدا | یک یہودی نے آکے عرض کیا
یا نبی ہاتھ مین مرے ہے کیا | اور کس طرح کا ہے رنگ اوسکا
آپ کہو گے جب یہہ راز نہان | مین تمہارے پہ لاونگا ایمان
آپ یہہ سنکے ہوگئے خاموش | حق کی رحمت کا دیکھئے اب جوش
حکم جبرئیل کو ہوا ایسا | بارگاہ نبی مین جلد ہی جا

سب بولے کہنا خدا کہا ہے سلام
پنج خرمہ کا لایا ہے وہ یہود
حکم جیسا تہا رب الرحیم کا
تب کہے اوسکو یون رسول خدا
پنج خرمہ کا تو نے لایا ہے
سنکے اوسدم یہود نے یہہ کہا
لیکن اک عرض ہے مری باقی
چہاڑ خرمہ کا پیدا ہوا اسدم
تمکو سمجہونگا مین رسول اللہ
تب نبی نے کہے خداوندا
بس یہودی نے دیکہتا ہے کیا
نازنین خدا محمد مین ہو ہو
کافر مومنو سنکے مقصد کو
ظاہر و باطن ایک ہے اوس جا
اوس شجر پر خدا کی مرضی سے
سبکو حیرت ہوی کرشمہ پر
فضل سے خالق دو عالم کے
اور جو چاہتے کہو اسدم
ایسے عرصہ مین اک یہود دکہا
سامنے آتا ہے نظر جو پہاڑ
جانور اوسپہ ایک ہو پیدا

بعدہ عرض کر تو ایسا پیام
اور جلایا ہے اوسکو وہ مردود
آنکے روح الامین نے عرض کیا
دیکہہ کہتا ہون سنکے ایمان لا
اور بہی اوسکے تئین جلایا ہے
سچہہ تو فرمائے اے حبیب خدا
اوسکو بوتا ہون مین یہان پہ ابہی
اور خرمے لگین جو اوسکو ہم
آپکے دین پر ہونگا فدا
کفر سے پہیر دل یہودی کا
قدرت حق سے جہاڑ پیدا ہوا
بحر جود و سخا محمد ہین
سبکے عقدہ کشا محمد ہین
زار دار خدا محمد ہین
لگے خرمے سبہی نے یہ دیکہے
خود یہہ فرمائے مصطفی ہنس کر
بات اونے ہے یہہ مرے آگے
تمکو دکہلاونگا مین حق کی قسم
معجزہ یہہ دکہاو ہمکو ذرا
ایک سونے کا اوسپہ اوگے جہاڑ
اور رسالت پہ آپکی ہو فدا

اور پر اوسکے ہون جواہر کے
چونچ یاقوت کی سبز تم سے

اتنا سنتے ہی سرور عالم
سر کو اپنے جہکا لئے اوسدم

سر اوپر تہا جہکا ہوا او اللہ
جہاڑ تہا اوس پہاڑ پر پیدا

دیکہہ کر سبکو ہوگئی حیرت
اوٹہہ گیا پہر تو پردۂ غفلت

جانور جسکو لعل ہین کہتے
اوس شجر پر خدا کی قدرت سے

حسب مطلوب اوس یہودی کے
چونچ یاقوت پر تہے جوہر کے

شاخ پر اوس درخت کے بیٹہا
مصطفے کو سلام سر سے کیا

حق نے قدرت سے دی زبان اوسکو
جانور یون کہا محمد کو

آپ بیشک ہو انبیا کے شاہ
پہر کہا لا الہ الا اللہ

کہکے خاموش ہوگیا وہ لعل
سب یہودی نے دیکہے یہہ احوال

اکثر ایمان لائے اوسمین یہود
کہکے ساحر ہوئے کئی مردود

وہ یہودی جو دیکہا خرمہ کو
پڑہا کلمہ وہ صدق سے خوش ہو

یا نبی آپ کے تصدق سے
ہو مقاصد حصول ہم سبکے

اور اسپر رہے کرم کی نگاہ
یہہ جو شاطر ہے بندۂ درگاہ

ہند سے اوسکو اب بلا لیجے
آستان علا دکہا دیجے

دور ہون سب ہمارے رنج و محن
روے انور سے قبر ہو روشن

خیر سے خاتمہ ہو ہم سبکا
دمبدم ہے یہی دعا شاہا

روایت در مراتب حسنین رضی اللہ تعالی عنہما

اک روایت معتبر کہتا ہون مین
مرتبہ حسنین کا لکہتا ہون مین

مقبل رب العلا حسنین ہین
حامی ہر دو سرا حسنین ہین

حکم حق سے جو حامیون کے واسطے
چہوڑکر شہر مدینہ ہو گئے
قرۃ عین فاطمہ ابن علی
پیاس سے کیا خوف ہمکو حشر مین
بات ہے ایک روز کی اید وستو
مصطفے مسجد مین تہے یون جلوہ گر
سارے اصحاب اور انصاری تمام
تہے بہت حسنین چہوٹی عمر کے
طاقت رفتار بہی پوری نہ تہی
تہے زمین پر بس وہ کر سکے قریب
آئے ممبر سے اوترکر مصطفے
گود مین لیکر وہ دونون حسین
دیکہا مین نے انکی یہہ حالت ابہی
صبر مجہسے کچہ نہ بالکل ہو سکا
سوچیو اے عاشق دین نبی
شاہزادون کیلئے خطبہ کو چہوڑ
ہاے کیا ظالمون کا ظلم تہا
قابل گود نبی جسم حضور
ننہے ننہے بچے پانی کو تمام
اوس دن کا کہون مین حال کیا
کیا لکہون اون کی شہادت کا بیان

سر کٹے اپنا فدا حسنین پر
بادشاہ کربلا حسنین ہین
نازنین مصطفے حسنین ہین
ساقی آب بقا حسنین ہین مگر
کان رکہکر تم عقیدت سے سنو
پڑہتے تہے ممبر پہ خطبہ سر بسر
سب تہے حاضر خدمت خیر الانام
اتنے مین مسجد مین آئے چلتے
پاؤن مین لغزش یکایک ہو گئی
دیکہتے ہی اون کو خالق کے حبیب
چہوڑ کر خطبہ کہون کیا ماجرا
سب سے یون فرمائے ہین یاران دین
پاؤن لغزش ہوئی بیٹے ہی تہی
اسلئے گود مین انکو لے لیا
تہی محبت کسقدر حسنین کی
ممبر مسجد سے آئے جلد دوڑ
مار کر سر اونکا کی تن سے جدا
ظالمون کے دیکہہ نیزون پہ تہا جو سر
بس ترس کر بہی لئے جنت کا نام
جلگیا ڈیرہ رسول اللہ کا
ہے قلم کی چاک اس جا پہ زبان

یاد آئی ایک روایت اور بھی
ایک سوداگر یہودی تھا کوئی

وہ بھی حاضر سنو پیش یزید
تخت پر بیٹھا خوشی سے تھا پلید

روبرو ایک طشت زرین مین دھرا
تھا سر انور حسین پاک کا

چاند گویا چودھوین تاریخ کا
خون کی دریا مین تھا ڈوبا ہوا

وہ یہودی دیکھکر سر کو کہا
اے یزید یہہ سر ہے کسکا خون بھرا

اوسنے بولا یہہ خلافت کا مدام
دعوی کرتا ہمسے تھا اے نیکنام

سنکے بولا وہ یہودی اے انیس
شاید اپنی قوم کا تھا یہہ رئیس

اسلئے کرتا تھا دعوی وہ بھی
تھا خلافت اور امامت کا ولے

سنکے بولا تب یزید بدخصال
ہان یہہ وہ سردار ہے حبیب جمال

شخص یہہ اشراف تھا او نیکذات
ہاشمی کہتی ہے اسکو کائنات

سنکے پوچھا پھر یہودی بے حیا
نام کیا اسکا ہے تو مجھکو بتا

یون لگا کہنے کو وہ بدطینتی
نام اسکا ہے حسین ابن علی

مان ہے انکی فاطمہ بھائی حسن
انکا نانا ہے رسول ذوالمنن

پس یہودی پھینک کر سر کی کلاہ
روکے تب کہنے لگا افسوس آہ

قافلہ سالار تھا یہہ مہ لقا
سب ہین قیدی اہل بیت مصطفی

حضرت داؤد ہمارے تھے نبی
مرکے اونکو ہوگئی مدت بڑی

بلکہ ستر پشت کا عرصہ ہوا
ہین ہنوز ہم نام پر اون کے فدا

کرتے ہین توقیر اور تعظیم ہم
دمبدم صبح و مسا تکریم ہم

بات کل کی ہے رسول کبریا
تھے سلامت پر نہ تم ایسا کیا

اونکی آل اولاد کو بس ہائے ہائے
بعد اون کے ظلم سے ناحق ستائے

اتبلک کوئی نہین ایسا کیا
ہمنے دیکھا آنکھ سے اور نا سنا

شرم بھی تجھکو نہین کچھ آئی تھی ‏ — ‏ کیا تری آنکھون مین غفلت چھائی تھی
دیکھکے جو دوست ہے اونکا یقین ‏ — ‏ اوسکی جا محشر مین ہے خلد برین
اور دشمن کوئی اونکا ہویگا ‏ — ‏ دوزخی ہے خود کہے ہین مصطفی
پھر مسلمانی کا تو ہے مدعے ‏ — ‏ بنگیا بہتر کا کیون تیرا ہے جی
کیا گذرتا اون پہ صدمہ ہوئیگا ‏ — ‏ جو ہین اس مظلوم کے خویش اقربا
روتے ہون گے قبر مین بی فاطمہ ‏ — ‏ کانپی ہوگی مزار مصطفی
کیا کہون مین باپ ہین جسکے علی ‏ — ‏ جس کو ہوا ولا دلبن بہیجے وہی
بہائے کے اس درد سے لیل و نہار ‏ — ‏ کیا حسن کی روح ہوگی بیقرار
کچھ نہ تہا کیا ڈر تجھے اللہ کا ‏ — ‏ یہ نواسا تہا رسول اللہ کا
ہاے وہ کیا حادثہ تہا مومنین ‏ — ‏ رحم آوے جب یہودی کے تئین
پھر کہو کیسے تہے وہ اسلام دار ‏ — ‏ قتل کی مخبر لشکر کو نابکار
کیا لکھون اب ماجراے درد و غم ‏ — ‏ چاک ہو کر رکہہ گیا ہے اب قلم
شاطر اب تو پنجتن کی دوستی ‏ — ‏ دل مین رکہہ بس کر نہ لکھ حال غمی
التجا کر حق تعالے سے سدا ‏ — ‏ واسطے سے شہسوار کربلا
خاتمہ ہو خیر سے سبکا خدا ‏ — ‏ گردش افلاک سے سبکو بچا
منھہ سے ہو کلمہ ادا وقت اخیر ‏ — ‏ جلوہ افروزی کرین روشن ضمیر

اب روایت ہوگئی اس جا تمام
ہو درود پاک احمد پر مدام

کرامت حضرت غوث الصمدانی میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ

غوث اعظم مطلع نور خدا ‏ — ‏ غوث اعظم شمس ایوان ہدا

غوث اعظم مرشد روشن ضمیر
واقف اسرار حق ماہ منیر

سلسلہ مین ان کے جو داخل ہوا
کیا عجب وہ عاشق رب ہو سدا

فیض سے آباد ہے ہر با پیر
ان سے ہین سب باتجی شاہ و وزیر

کیا فقیر و کیا صغیر و کیا کبیر
دیکہہ لو سب کے یہی ہین دستگیر

گر علی سے ہے طریقت پایدار
یہہ تماشے ہین کرشمہ بے شمار

دیکہہ کر انکے کرشمہ سنگ دل
لاتے تہے ایمان سب ہوکر خجل

پیر پیران سالک مجذوب ہین
کبریا کے عاشق و محبوب ہین

ہین نواسے شافع محشر کے بس
عاصیون کے یہہ بہی ہین فریادرس

جو وہ چاہین کرسکے مختار ہین
نازنین احمد و غفار ہین

قطب لاثانی اونہین جانو یقین
اب سنو پڑہکر درود اے مومنین

راوی رنگین بیان کہتے ہین یون
اب کرامت غوث کی لکہتے ہین یون

حال ہے اک شخص کا ایسا سنو
رہتا تہا کوئی ملک مین وہ نیک خو

دوست ایک اوسکا محی الدین تہا
تہی محبت دونون مین بے انتہا

دن بسر ہوتا تہا باآرام و چین
اوسکے بے صحبت کبہی گذری نہ تہین

ناگہان حکم خدا ایسا ہوا
دار فانی سے کیا اوسنے قضا

اوسکے زن فرزند سب رونے لگے
جان اوسکے واسطے کہونے لگے

الغرض تجہیز و تکفین کرکے سب
دائرہ مین لیگئے ہین اوسکو تب

قبر مین دفنا کے پہر سارے رفیق
گہر کو واپس آئے مان باپ و شفیق

گہر مین تہا ایک شور سے ماتم بپا
اب سنو احوال اوسکی قبر کا

پاس اوسکے دو فرشتے آن کر
پوچہتے تہے یون ڈرا کر سربسر

رب ترا ہے کون اور تیرا نبی
دین کیا رکہتا ہے سب کہدے ابہی

صاف ہمکو دے سوالون کا جواب ۔۔۔ ورنہ ہم تجہیز کرینگے سخت عذاب

صورت اوسکی دیکھکر شرمندہ ہو ۔۔۔ چیخ مارا اور پکارا دوست کو

یا محی الدین مجھکو چھوڑ کر ۔۔۔ تم کہان ہو اپنی الفت توڑ کر

جب کہا وہ اسطرح شور و خروش ۔۔۔ دیکھئے خالق کی اب رحمت کا جوش

قبر اوسکی نور سے روشن ہوئی ۔۔۔ بو مہک تھی مشک اور کافور کی

اتنے مین حضرت محی الدین پیر ۔۔۔ آئے اوسکی قبر مین خود دستگیر

رکھکے اپنا ہاتھ اوسکی پیٹھ پر ۔۔۔ بولے حضرت غوث مت کر بے خبر

تو پکارا مجھکو مین نے آگیا ۔۔۔ کیا تجھے تکلیف ہے کہہ ماجرا

ق

وہ فرشتون نے جو دیکھے پیر کو ۔۔۔ خوف و دہشت سے ہوا شرمندہ ہو

عرض غوث پاک سے کرنے لگے ۔۔۔ آپ ہین رونق فزا کس واسطے

آپکا خادم نہین ہے یہہ بشر ۔۔۔ ہم ڈراتے اسلئے ہین سخت تر

ورنہ اتنی کیا ہماری ہے مجال ۔۔۔ خادمون سے آپکے کرلین سوال

ایک محی الدین اوسکا دوست ہے ۔۔۔ نام لیتا ہے اوسیکا پے بہ پے

پوچھتے ہین ہم خدا کو بارہا ۔۔۔ یا محی الدین کی کرتا صدا

تب تو حضرت رحم عالم غوث پاک ۔۔۔ جذب سے کہنے لگے با خشمناک

ہے لقب میرا محی الدین سے ۔۔۔ پھر محی الدین ثانی کون ہے

دو جہان کہتی ہے مجھکو دستگیر ۔۔۔ سنتے ہی واپس ہوے منکر نکیر

ق

نام پاک ہے کیا محی الدین کا ۔۔۔ وہ عذاب قبر سے ہو کر رہا

سو گیا آرام سے بس نیکذات ۔۔۔ صدمۂ محشر سے ہی پایا نجات

اس سوا لاکھون کرشمہ ہین جناب ۔۔۔ کیا لکھون اونکی کرامت کا حساب

آستان پاک ہے آئے مومنین ۔۔۔ قبلہ و کعبہ جبین عاشقین

Adult Education	بالغوں کی تعلیم، بڑی عمر والوں کی تعلیم
Agencies of Diffusion	اشاعت کے ذرائع
Ages of Culture	تہذیب کے دور
Aggression	درازدستی
Aggressiveness	درازدستی
Agnosticism	لاادریت ، انجانیت
Agreeableness	دل پذیری
Agricultural Stage	زرعی دور
Alcoholism	الکحلیت ، نشہ بازی
Alms-house	خیرات گھر
Altruism	ایثار ، پربھلائی
Amalgamation	ضم ہونا، انضمام
Americanization	امریکانا
Ancestor worship	پُرکھا پُوجا
Animal Societies	حیوان سماج ، حیوانی سماج
Animism	رُوح پرستی ، آتما پُوجا
Antagonism	مخالفت
Ant Communities	چیونٹیوں کے جتھے
Anthropology	علم بشر ، بشریات